به عون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان

کتاب مستطاب متضمن حالات عمارات و قلعہ و باشندگان شہر دہلی سے ہے

آثار الصنادید

تصنیف جواد الدولہ سید احمد خان صاحب بہادر عارف جنگ سابق منصف دارالخلافہ شاہجہان آباد

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہو کر مطبوع ہوئی

ہو کر بموجب فرمان قضا جریان اس بادشاہ کے یہ قلعہ بنا شروع ہوا اور سال دوازدہم جلوس شاہجہانی
مطابق شب جمعہ دوازدہم ذیحجہ ۱۰۴۸ھ ہجری ایک ہزار اڑتالیس مطابق نوین اردی بہشت سنہ ۱۲ ملکی
کی سکا اچھی سے اچھی ساعت دیکھکر اوستاد حامد اور اوستاد احمد معمارون نے کہ اپنے فن مین بنا اپنا
رکھتے تھے اور ہندسہ و حساب مین ثانی اقلیدس اور رشک از بیدس تھے اس قلعہ کی بنیاد رکھی
نہ تاریخ جیتہک مین کندہ ہی لیکن میرے ہاتھ کاغذات کہنہ مین سے ایک زائچہ بنا اس قلعہ کا لگا اسکو
واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب کرتا ہون اور اس زائچہ مین تاریخ بنا یہ لکھی ہی جمعہ کی شب
پانچ ساعت اور بارہ دقیقہ گذرنے کے بعد نوین محرم ۱۰۴۹ھ ایکہزار انچاس ہجری کو مطابق چوبیسوین
اردی بہشت ۱۲ بارہ سنہ اگیارہ ملک شاہی کو بطالع دلو اس قلعہ کی بنیاد پڑی اور وہ زائچہ یہ ہی —
بنائے قلعہ شاہجہان آباد بعد از مرور پنج ساعت دوازدہ دقیقہ از شب جمعہ نہم محرم ۱۰۴۹ھ ہجری
مطابق بست و چہارم اردی بہشت سنہ ۱۱ ملک شاہی

جدی — حوت — حمل — دلو — ثور — مشتری — قوس — عقرب — شمس — اسد — سہم السعادت — میزان — زہرہ — مریخ — سرطان — سنبلہ — قمر
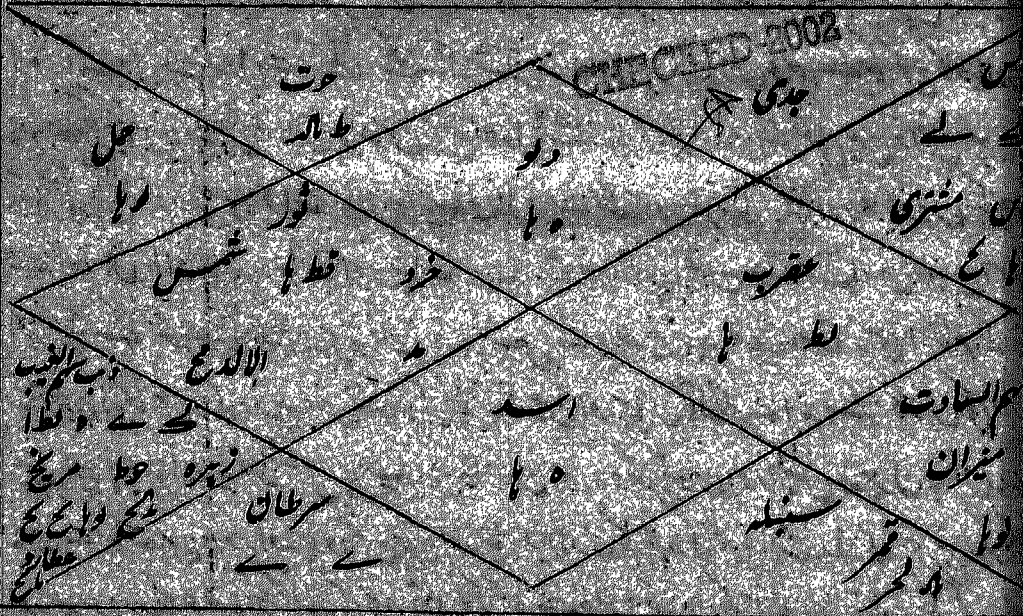
غرض جب اس قلعہ کی بنیاد پڑی اور بنا شروع ہوا تو حضرت بادشاہ جہان پناہ کی طرف سے نہایت
تاکید ہوئی کہ جسقدر جلد ہو سکے اس قلعہ کو پورا کرو اور اس طلسم کو کہ رشک فردوس برین ہوگا انجام کو
پہنچاؤ چنانچہ تمام قلمرو سلطانی سے بڑے بڑے کاریگر سنگتراش اور معمار بلائے گئے اور طرح طرح کے

نبت کار اور پرچین ساز حاضر ہوئے اور بہزار دل و جان اس قلعہ بنانے مین مصروف ہوئے پہلے پہل اس
قلعہ کا اہتمام عزت خان کو سپرد ہوا اور اسنے پندرھوین جمادی الاول ۱۰۴۹ سنہ ہجری تک تاریخ بنا سے پانچ مہینے
دو دن اس قلعہ کی بنیادین کھدوانے اور مصالح جمع کرنے مین ہمت مصروف کی کہ اسکے اہتمام سے قلعہ کی
تمام نیو کھد گئی اور کچھ مصالحہ بھی جمع ہو گیا اور بعضی بعضی جگہہ سے بنیاد بھی اٹھ آئی جبکہ عزت خان
ٹھٹھہ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اس قلعہ کا اہتمام الہ وردے خان صوبہ دار کو سپرد ہوا اور دو برس
ایک مہینہ گیارہ دن الہ وردے خان کے اہتمام مین یہ قلعہ بنا اور ہر طرف سے بارہ بارہ گز اونچا ہو گیا تھا
بعد اسکے یہ کام مکرمت خان کے سپرد ہوا اور مکرمت خان کے اہتمام اور سعی سے سال بستم جلوس
شاہجہان مین یہ قلعہ بنکر طیار ہو گیا اس زمانہ مین شاہجہان بادشاہ کابل مین رونق افروز تھے اور
وہان کی سیر و سیاحت کرتے تھے کہ مکرمت خان نے اپنی عرضی بھیجی اور لکھا کہ دولتخانہ بادشاہی اور
ایوان حضرت ظل الٰہی بنکر طیار ہو گیا اور دیوان خاص و عام و حمام و محل دہر سے مرتب اب قدم رنجہ
فرمایئے اور اس قطعہ بہشت کو اپنی برکت قدوم میمنت لزوم سے رشک فردوس برین کیجیے بادشاہ
کہ خود ایک دل بلکہ ہزار دل سے اسکے دیکھنے کے مشتاق تھے بمجرد پہونچنے اس عرضی کے حکم کوچ کا دیا اور سال
بست و یکم جلوس والا مین مطابق چوبیسوین ربیع الاول ۱۰۵۸ سنہ ہجری مین اس قلعہ معلی مین داخل ہوئے
اور شگفتگی باغ اور دلچسپی مکانات سے ہر ایک کو عالم حیرت تھا اور نہر کے بہنے اور فوارون کے چھوٹنے
سے اور ہی عالم دکھائی دیتا تھا اور بیشک جنت کے ہونے پر یقین ہوتا تھا اس قلعہ کی وسعت
اکبر آباد کے قلعہ سے دوگنی ہے یہ قلعہ آٹھ برس کے عرصہ مین باوصف اسقدر سعی اہتمام کے بنا ہے
کہتے ہین کہ پچاس لاکھ روپیہ اس قلعہ کی عمارت مین اور پچاس لاکھ قلعہ کے اندر کے مکانون کی عمارت
مین خرچ ہوا ہے اور یہ قلعہ مشتمل ہے چار دروازون اور دو کھڑکیون اور اکیس برجون پر ان برجون
مین سے سات برج مدور اور چودہ مثمن ہین اور چار دیواری کا محیط کہ مثمن بغدادی ہے ہزار گز کا طول
اور چھ سو گز کا عرض اور پچیس گز کا ارتفاع کنگرہ سے خاکریز تک رکھتا ہے اور بنیاد اسکی گیارہ گز
کی ہے اسکے نیچے کا عرض پندرہ اور اوپر کا دس گز کا ہے اور قلعہ کی زمین چھ لاکھ گز ہے اس
قلعہ کی ضلع شرقی کی بلندی جو دریائے جون کی طرف واقع ہے پانی کے کنارہ سے
عمارت کی کرسی بارہ گز کی ہے از بسکہ دریائے جون اس قلعہ کے ضلع شرقی سے

متصل ہی خندق پچیس گز کی چوڑی اور دس گز کی عمیق اور سرا ضلاع مین اس قلعہ کے کھود کر نہر کا پانی اسمین ڈالا
اور وہ پانی دو طرف دریا سے جو ان مین جاتا ہی دَور اس خندق کا تین ہزار چھ سو گز کا ہی سب بارہ برج
اوج سے حضیض اور کنگرہ سے خاکریز تک سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین اور سب عمارتین دولتخانہ کی
مثلاً عمارت برج شمالی اور باغ حیات بخش اور حمام اور شاہ محل مشہور بدیوان خاص اور آرامگاہ مقدس اور
برج طلائی اور امتیاز محل اور وہ عمارت جو قرینہ ہی خوابگاہ اقدس کا اور آرامگاہ محل خاص اور
اور عمارتین محل ملکہ دوران سے متعلق تھین اور وہ برج جو برج شمالی کا قرینہ اور ایک رستہ مین بترتیب واقع ہو
اس ضلع مین ایسی طرح سے بنائے ہین کہ مشرق کی طرف دریا اور مغرب کی طرف سے باغ و فضا لطیف و دلکشا ہین اور
ایک نہر مسمے بہ نہر بہشت چار گز کے عرض کی شمال کی طرف سے آکر اُن عمارات کے بیچ سے گذر کر جنوب کی طرف
جاتی ہی جب حال جستگی اشتمال اس قلعہ آسمان پایہ کا بر سبیل اجمال ناظرین کتاب پر واضح ہوا اب نہایت بلند ارتفاع
ہین ہی کہ اس جاے کی بعض عمارت نامی مشہور کا حال جنکا نقش و تمثیل سماے عالم مثال اور شہر بند خیال کے روے
زمین پر نہین پایا جاتا اس کتاب مین لکھون تاکہ دیکھنے والون کو زیادہ لطف و کیفیت حاصل ہوے

دروازہ جنوبی قلعہ معلی

یہ ایک دروازہ ہی رفیع الشان بلند بنیان کہ جسکی رفعت کے آگے آسمان پستی خاک سے کمتر اور جسکی اوج سما
موج کے سامنے اوج ثابت و سیار حضیض زمین سے پست تر یہ دروازہ سر سے پانُون تک سنگ سرخ کا بنا ہوا
اور جابجا مقامات مناسب پر سنگ مرمر کی پچی کاری کی ہوئی ہی لہذا اس دروازہ کے گنبد آسمان سے بھی
فوق لیجاتے ہین اور طاق اسکے کہکشان سے بھی خوشتر دکھائی دیتے ہین اس دروازہ کو قلعہ کا دہلی دروازہ
بھی کہتے ہین اسواسطے کہ پرانی دلی کی طرف واقع ہی اور اکبری دروازہ بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ اکبر آباد کا
بھی اسی طرف سے رستہ ہی اور ہتیا پول بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سابق مین اس دروازہ کے آگے پتھر کے
دو ہاتی کہ کلانی اور کوہ مثالی مین سچ مچ کے ہاتیون کے برابر بنے ہوئے تھے اور اسی سبب سے ہتیا پول
کہتے تھے کہ ہندی محاورہ مین پول دروازہ کے معنون مین ہی یعنے دروازہ فیلان مگر عہد سلطنت محی الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر کے ہین یہ دونون ہاتی توڑے گئے اور اُس بادشاہ دین پناہ نے اس طرح کی تصویرین
دروازون پر بنانے کو رسم ہنود اور خلاف طریقہ اسلام سمجھکر توڑ واڈالا اس دروازہ کے سامنے کچھ
اوٹ نہ تھی اور شہر کے آگے ڈلی دروازہ مین سے نظر ہو کر دور تک جنگل مین چلے جاتے تھے حضرت

عالمگیر نے اس بات کو بھی نامناسب جانا اور اس دروازہ کے آگے ایک اور چوک بناکر اسکا دروازہ دوسرے
ضلع مین یعنے جانب غرب رکھا کہ اس سبب سے اس دروازہ کی اوٹ ہوگئی اور اس مورچہ کا نام گھوگس اور یہ بھی
اس زمانہ مین بنا ہی جب کہ حضرت عالمگیر نے بعضی مصلحتون کے سبب اپنے والد ماجد شہاب الدین محمد شاہجہان
کو کنج عبادت مین بٹھایا اور کار سلطنت اپنے ذمہ لیا مشہور ہی کہ جب شاہجہان نے یہ بات سنی تو عالمگیر کو
لکھا کہ اے فرزند ارجمند تمنے قلعہ کو دولہن بنایا اور اسکا گھونگٹ نکالا اس قلعہ کے گرد خندق ہی کہ اسکا حال
ہم اوپر بیان کر چکے ہین اس دروازہ کے آگے بھی خندق تھی اور اسپر تختہ لگا ہوا تھا کہ جب چاہتے تھے تختہ
اُٹھا لیتے تھے اور بسبب خندق اور پانی کے قلعہ کا رستہ نہین رہتا تھا لیکن حضرت عرش آرامگاہ محمد اکبر شاہ
ثانی کے وقت مین سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے اس دروازہ کے آگے پل بن گیا ہی اسپر یہ کتبہ
سنگ مرمر مین لگا دیا ہی۔

سنہ جلوس والا سنہ ۱۲۲۶ ہجری ہو المعتنی سنہ ۱۸۱۱ عیسوی در عہد شاہ جم جاہ محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحب قران ثانی باہتمام ولاور الدولہ رابرٹ اسمتھ بہادر دلیر جنگ پل مع فصیل منزل تعمیر یافت

اس دروازہ سے اندر آکر جلوخانہ کا چوک ہی دو سو گز کے طول اور ایک سو چالیس گز کے عرض سے اور تین طرف
دروازے ہین ایک طرف نقارخانہ جنوب مین تو یہی دروازہ ہی اور شمالی دروازہ مین سے اصطبل خاص مین
ہوکر نور گڈھ کی طرف رستہ جاتا ہی اس چوک مین ایک حوض ہی اور سرتاسر ایک نہر چار گز کے عرض سے بہتی ہی
جنوب کی طرف جاکر خندق مین پڑتی ہی۔

چھتہ لاہوری دروازہ

جانب غرب اس چوک کے لاہوری دروازہ کا چھتہ ہی یہ چھتہ بھی عجائب روزگار سے ہی اسکے صانع نے عجب
عجب طرح کے طلسمات اور انواع انواع عجائبات بنائے ہین یعنے اسکا ایوان ایسا مرتفع ہی کہ سقف فلک کے مانند
دکھائی دیتا ہی اور اس ایوان مین عجیب عجیب طرح کے لہرے اور موٹے قوس بنائے ہین کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتے ہین
اس بلندی اور ارتفاع پر طولانی بھی بہت ہی اور اس چھتہ کے دونون طرف مکانات دلکشا اور ایوانہای
فرحت افزا بنے ہوئے ہین اور سرتاسر دو منزلے مکان ہین اور بیچ مین ایک چوک بنایا ہی اور اسکی
چھت روشنی کے لیے نہین پاٹی اس چھتہ کو شاہجہان کے وقت مین بازار مسقف کہا کرتے تھے اسی

چھتہ کے آگے لاہوری دروازہ ہے

لاہوری دروازہ قلعہ معلی نمبر ا

یہ دروازہ فلک مثال اور کوہ تمثال بلندی اور رفعت مین اپنا نظیر اور زینت اور بہ چین سازی مین اپنا عدیل نہین رکھتا اسیطرح کہ دلی دروازہ قلعہ معلی کا بنا ہوا ہی اسیطرحکا یہ دروازہ بھی ہی اور اسیطرح حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے اس دروازہ کے آگے بھی گھوگس بنا دیا ہی اسواسطے کہ اس دروازہ مین سے بلکہ دیوان عام سے تمام چاندنی چوک اور فتحپوری تک نظر جاتی تھی امراے بادشاہی کو فتحپوری کی مسجد کے پاس سے اوتر نا پڑتا تھا اور پیادہ دربار مین آنا ہوتا تھا اسکے آگے بھی خندق تھی اور تختہ لگا ہوا تھا حضرت اکبر بادشاہ ثانی کے وقت مین تختے کے آگے بھی پل بنا دیا اور اوسپر بھی بعینہ وہی کتبہ لگا ہوا ہی جو دلی دروازہ کے پل پر ہی یہ دروازہ صاحب قلعہ دار کے تصرف مین ہی اور صاحب ممدوح اوسپر تشریف رکھتے ہین اور چونکہ یہ دونون دروازے صورت و شکل مین ایک سے ہین اسواسطے ہم اس مقام پر دلی دروازہ کا نقشہ لکھتے ہین

نقار خانہ نمبر ۲

اس چوک کے غربی ضلع مین بہت بڑا دروازہ ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی اور اس دروازہ مین سے دیوان عام مین جانیکا رستہ ہی اور اس دروازہ پر دالان دلکشا و مکانات فرحت بخش بنے ہوے ہین ان مکانون مین نقار خانہ بادشاہی ہی اور دن رات اپنے معمول پر نوبت بجتی ہی کہ اسکی آواز سے غم و ملال دنیا مین نام نہین رہتا اور عالم عالم فرحت و شادمانی کا حشر ہوتا ہی ہر در و دیوار وحوش و طیور چرند و پرند و انس و جن اسکی آواز سے مست ہوگئے ہین اور عالم عالم شادمانی کا حاصل کرتے ہین اور نقارہ شاہی کی صلاے عام ہی ہوا خواہان جانثار کو اور دلیری اور بہادری کا سبب ہی بہادران دشمن شکار کو اور بھی آوازہ فتح دشمنونکی جان کو وبال ہی کہ ہیبت سے انکا پتا پانی ہوتا ہی اور اسکی دہشت سے انکا جی نکلتا ہی یہ عمارت تمام سنگ سرخ کی ہی بیچ مین دروازہ کلان ہی اور ادہر اودھر دو منزلے دو حجرے ہین کہ انکے آگے بھی محرابین بنادی ہین اور انکی ادھر ادھر سیڑھیان اوپر جانے کو بنی ہوئی ہین اسکے اوپر بیچ در دالان ہی کہ ادھر اودھر دونون طرف اسکے در نمودار ہین اس دالان مین نوبت کا کارخانہ ہی اور نوبت شاہی بجتی ہی اور اسی سبب سے نقار خانہ کہلاتا ہی اسکے اوپر چارون کونون پر چار برجیان ہین بہت خوشنما کہ انکے سبب سے عجب رونق اس مکان کو حاصل ہوگئی ہی چنانچہ ہم اب اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین۔

نقشہ نقارخانہ

ROYAL MARBLE THRONE IN THE HALL OF PUBLIC AUDIENCE DELHI PALACE

نقشہ نشیمن ظل الٰہی یا تخت سنگین واقعہ دیوان عام

نقشہ نمبر ۲ متعلقہ صفحہ ۹ اسباب ۳

نقشہ دیوان عام
کوٹھی مرزا بابر
مکانات مرزا ولیعہد بہادر
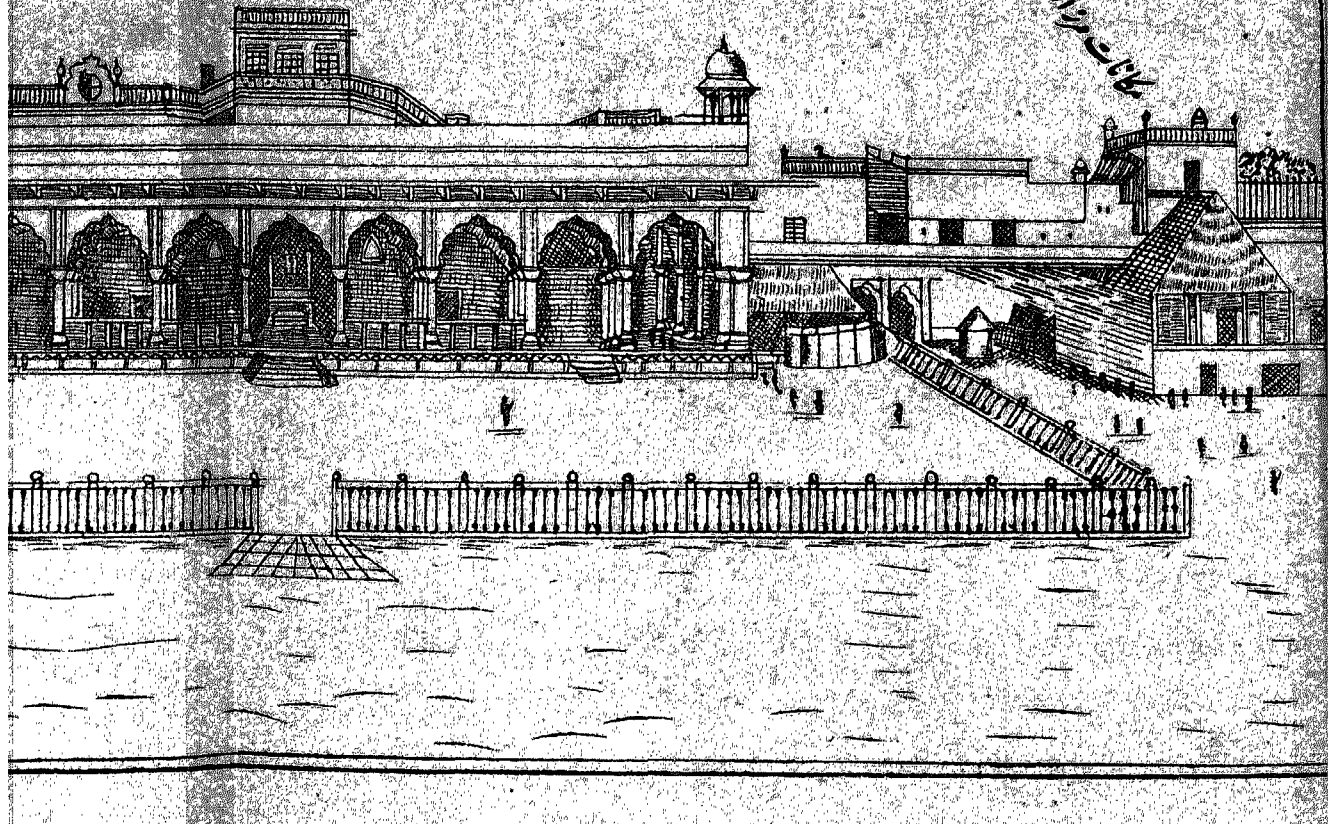
نقشہ رنگ محل کا باہر سے

نقشہ نمبر ۴ متعلقہ صفحہ ۹ اسباب ۲
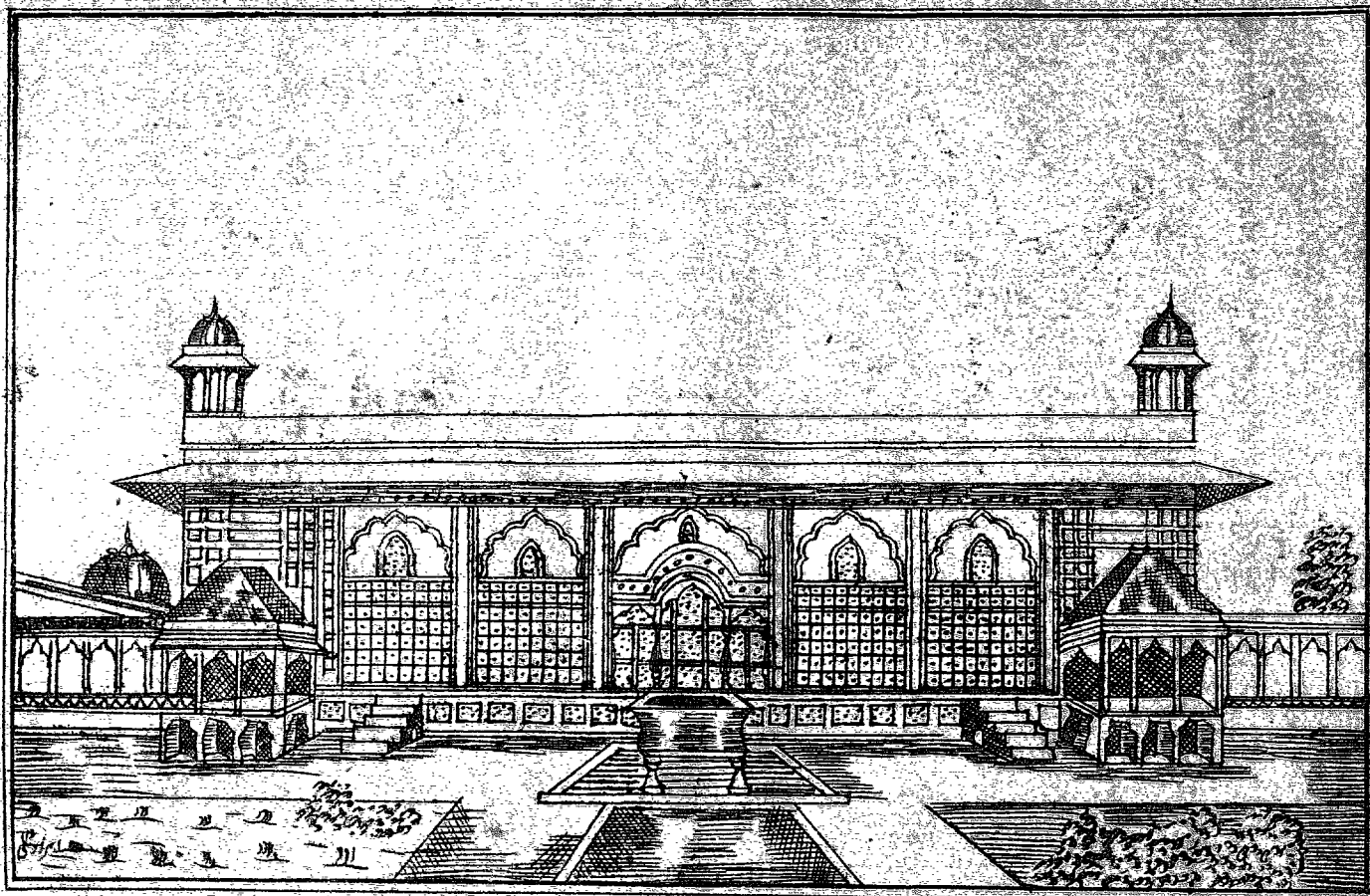
اسکی صنعت پر سرگردان ہی اور پیش طاق مین بھی طرح طرح کے رنگین پتھر لگائے ہین اور عجیب عجیب جانورون کی صورتین
اُسپر بنائی ہین اس پیش طاق کے پیچھے مکان ہی اور اسمین دروازے لگے ہوئے ہین جب کبھی دربار عام ہوتا
بادشاہ اُسطرف سے تشریف لاتے اور اس تخت سنگین دلنشین پر رونق افروز ہوتے اور تمام امرا اور وکلا بادشاہی
ہاتھ باندھ کر تخت کے آگے حاضر رہتے اس تخت کی کرسی آدمی کے سر سے بھی بہت اونچی ہی اسواسطے اس تخت کے
آگے سنگ مرمر کی بہت خوبصورت ایک چوکی رکھی اور اسمین بھی طرح طرح کی پچین سازی کی ہی جب کبھی کسی مقرب
خاص کو کچھ عرض کرنا ہوتا تو اجازت حاصل کر کے اُسپر قدم رکھتا اور پایۂ تخت کو بوسہ دیکر اور آداب بجا لا کر کچھ عرض کرتا
اور سنگ مرمر اور سنگ سرخ کے کٹہرے کے پاس جمیع اُمرا و افسران فوج اپنے اپنے درجے کے موافق ہاتھ باندھ کر کھڑے
رہتے تھے مدت ہوئی کہ اس جگہ دربار نہین ہوتا اور یہ مکان جسمین بڑے بڑے بادشاہون کے وکیلون کو قدم
رکھنا نصیب نہین ہوتا تھا ویران پڑا ہوا ہی اور بادشاہی سپاہی دن رات پڑے رہتے ہین اب ہم اس مقام پر
اس مکان عالیشان کا نقشہ لکھتے ہین۔

امتیاز محل معروف بہ رنگ محل نمبر ۴

یہ محل عالی دیوان عام کی پشت پر واقع ہی اور اتنا بڑا اور کوئی محل نہین صحن اسکا نہایت وسیع تھا کہ اسمین نہرین
جاری تھین فوارے چھوٹتے تھے باغ لگا ہوا تھا اب سب برباد ہو گیا اور اس صحن دلکشا مین سیرہل مکان بن گئے
ہین اگلے زمانہ مین اس محل کے صحن مین ایک حوض تھا پچاس گز سے اڑتالیس گز مین اور پانچ فوارے اسمین چھوٹتے
تھے اور ایک نہر بھی کہ اسمین پچیس فوارہ لگے ہوئے تھے اور باغیچہ تھا ایکسو سات گز کا لنبا اور ایکسو پندرہ گز کا چوڑا
اور اسکے گرد سنگ سرخ کا محجر لگا ہوا تھا اور اُسپر دو ہزار سنہری کلسیان لگی ہوئی تھین اور تین طرف اس صحن کے
ستر گز کے عرض سے مکان دلکشا اور ایوان نہایت دلربا بنے ہوئے تھے اور جانب غرب مین مشرف بدریا اور
پائین باغ یہ عمارت ہی امتیاز محل کی کہ جسکی تعریف لکھنی طاقت بشری سے باہر ہی چہرہ اسکا باہر سے یون ہی کہ کرسی
دیکر ایک چبوترہ بنایا ہی اور اسکے نیچے دو تہ خانے ہین بہت خوب اور اس چبوترہ پر گویا پانچ درہ تہرا دالان
بنایا ہی ستاون گز کا لنبا اور چھبیس گز چوڑا بیچ کے در کے آگے صحن کیطرف ایک حوض ہی سنگ مرمر کا بہت بڑا ایک
پتھر کا پایہ دار کہ اسمین ڈیڑھ گز کی اونچائی سے تین گز کی چوڑی چادر پڑتی ہی اور اسمین سے ابل کر نیچے کے حوض
مین آتی ہی اور وہان سے نہر مین بہتی اور صحن کے حوض مین جا کر باغیچہ کی ہر ہر روش اور کیاری مین بہتی پھرتی ہی کار
اسکی تمام سنگ مرمر کی تھی اور وہ تحفہ تحفہ محرابین اور منقلین بنائی ہین اور وہ نشست گاہ کی ہی کہ آدمی کی عقل دیکھکر حیران

ہوتی ہی اور اُسکی چھت کے چارون کونون پر چار چھتریان بنائی ہین کہ اُس سے رفعت و شان اِس عمارت
کی المضاعف ہوگئی ہی اس محل کے کونون پر چار بنگلہ سنگین بنے ہوے تھے تاکہ گرمیون مین خس کی ٹٹیان لگا کر
خس خانہ بنا یا جاوے غور کرو کہ جب اس محل مین یہ سب نہرین جاری ہونگی اور فوارہ چھوٹتے ہونگے اور
خس خانہ تیار ہوگا اور تسبیح پر پانی چھڑکا جاتا ہوگا اور ہر ایک چیل سے پانی کی بوندین ٹپکتی ہونگی اور درختان لب
بآب ٹپکتے ہونگے اور ٹھنڈی سی ہوا چلتی ہوگی تو کیا عالم ہوگا حقیقت مین بہشت برین کا ایک ٹکڑا ہی کہ اُسکی
خوبیون کا بیان نہین ہو سکتا یہ حال تو اُسکے صحن اور صرف روکار کا تھا اندر سے اس محل مین اس سے سوا
عجائبات ہین کہ اب ہم اس مقام پر اُسکی روکار کا نقشہ لکھکر اندر کا حال بیان کرتے ہین

حال امتیاز محل کا اندر سے

اس محل عالی کا کیا حال بیان کرون کہ کہنے کی طاقت نہین پاتا کیفیت کیونکر بیان کیجاوے اور حال کو قال مین
کیونکر ادا کیا جاوے بہر حال جیسا ہو سکتا ہی لکھتا ہون کہ اسکے بنانے والے نے اس عمارت مین عجب عجب طرح کی کارسازیان
اور نیرنگیان کی ہین ایک طلسمات کا عالم ہی کہ دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہی جسطرح کہ اسکی روکار مین پانچ در محراب دار
بنائے ہین اسیطرح اسکے اندر بھی محراب دار در ہین کہ ہر ہر محراب پر ہزار ہزار ابروے دلربا سے دل پایمال
ہین اور اسکے ہر ہر مرغول پر لاکھ لاکھ طرہ مرغول دار معشوقان نثار ان درون اور محرابون کے بنانے سے جو
مین ایک جو ٹھنڈی سی واقع ہو گئی ہی اسمین ایک حوض ہی کہ اسکی خوبی بیان نہین ہو سکتی اُس حوض کو سنگ مرمر
اسطرح بنایا ہی کہ ایک کھلا ہوا پھول معلوم ہوتا ہی اسکی پنکھڑیان ایسی خوبصورت ہین کہ چمن چمن گل یاسمین و نسترن
نثار کیے جاوین تو بجا ہی اور پھر اسمین انجار رنگین بیش قیمت سے وہ منبت کاری اور پرچین سازی اور پچی کاری
کی ہی اور وہ گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین کہ جسکا کچھ بیان نہین نگار خانہ چین ہی کہ تماشائیون کی آنکھ جلوہ گر
اگرچہ یہ حوض سارے ساخت کر ہی لیکن عمق اس حوض کا بہت کم ہی بعینہ مثل کف دست دلبران دلربا معلوم ہوتا ہی
اور اسمین خوبی یہ ہی کہ جسوقت پانی بھرتا ہوا اور لہراتا ہی تمام بیل بوٹے اس حوض کے ہلتے دکھائی دیتے ہین اور
معلوم ہوتا ہی کہ ایک باغ ہی اور اسمین ہزارون طرحکے گلہاے رنگارنگ کھلے ہوئے ہین اور نسیم بہاری سے
لہراتے ہین اور کیفیت خلد برین یاد دلاتے ہین اس حوض مین ایک کاسہ ہی سنگ مرمر کا کمل کی نما ہوا اور اسمین کی
طرح منبت کاری اور پرچین سازی کی ہوئی ہی وہ کاسہ اگرچہ فی نفسہ ایک گل ہی کہ ہزار پھول اسپر سے نثار کیے
جاوین اُسپر اسکی ہر ایک مرغول اور مرغول پر رنگین پتھرون سے گل بوٹے اور بیل پتے بنائے ہین کہ پھول مین

نقشہ رنگ محل کا اندر سے
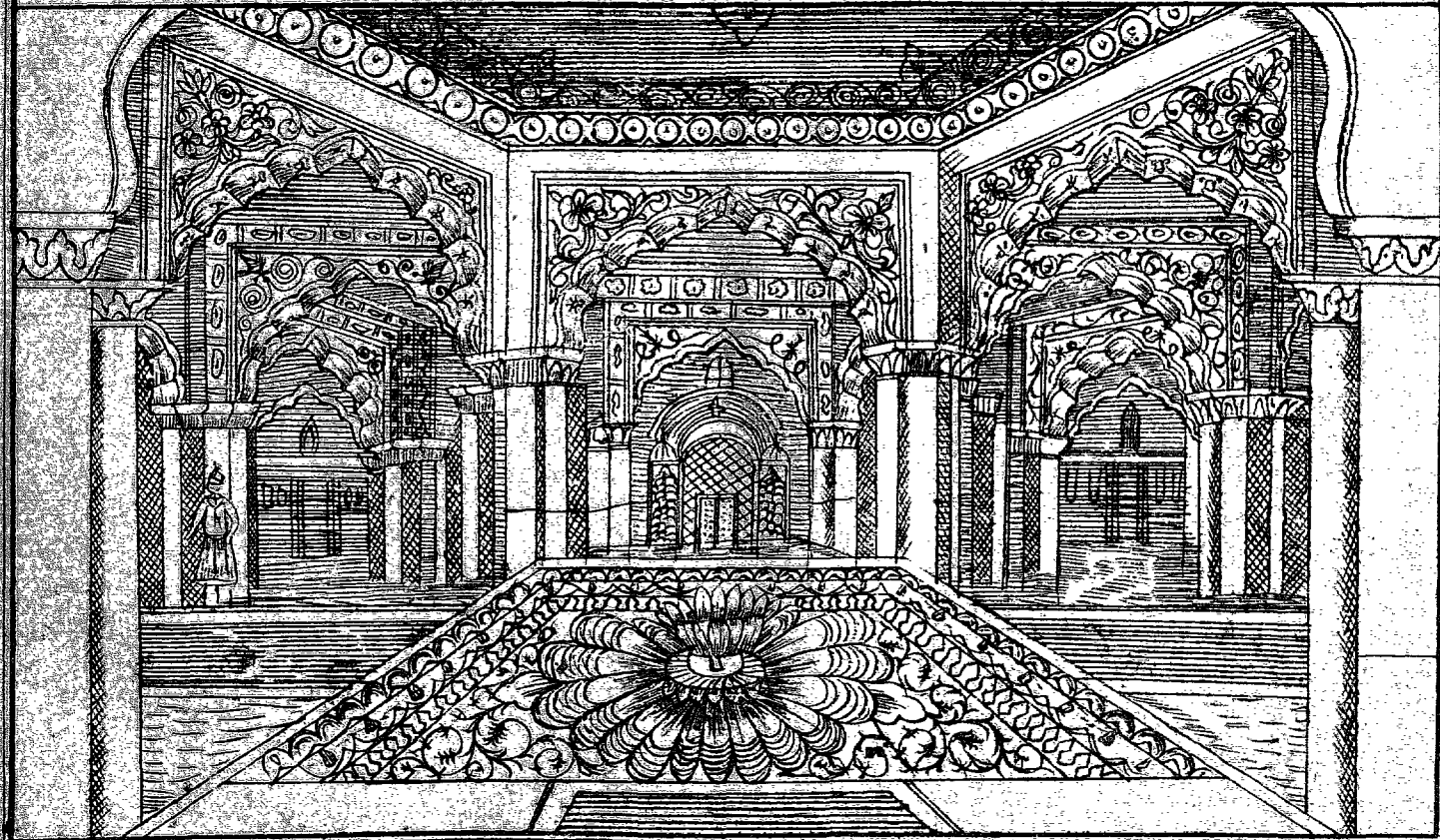
بیل اور بیل مین سے پھول نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین اُس پیالہ مین ایک سوراخ ہی اور ایک نہر پوشیدہ تلے
تلے آئی ہی اور اُس پیالہ مین سے اُبلی ہی پیالہ کی لبون پر سے پانی کا گرنا اور اُس حجاب آب مین سے گل بوٹونکا
لہراتا ہوا دکھائی دینا ایک عالم طلسمات معلوم ہوتا ہی نہر بہشت جو موتی محل اور دیوان خاص مین سے ہوتی آئی
ہی اس محل کے بیچون بیچ مین سے گذری ہی اور جانب جنوب بہتی ہوئی چلی گئی ہی اور ایک اور نہر اس محل مین
اِس حوض سے جانب شرق وغرب بہتی ہی اور جانب شرق اُس حوض مین جو صحن کیطرف روکار کے سامنے رکھا
ہوا ہی چادر ہو کر گرتی ہی ہر ایک نہر مین منبت کاری اور پرچین سازی اور پچی کاری کا وہی حال ہی جو پہلے
حوض کی نسبت بیان کیا یہ محل تمام اجارہ تک اور اُسکے ستون کہ پایہ نما ہین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی
ہین اور اسمین پچی کاری کی ہوئی ہی کہ سنگ مرمر اُسکا ہزار درجہ بیاض گردن جانان سے بہتر اور عقیق اُسکا کہ وہ
درجہ لب لعل مہ جبینان سے خوشتر ہی اور علاوہ اسکے ہر ایک در و دیوار پر سونا لپا ہوا ہی اور سونیکے کام سے گل بوٹے
بنے ہوئے ہین کہتے ہین کہ اس محل کی چھت نری چاندی کی بنی ہوئی تھی فرخ سیر کے وقت مین کسی ضرورت کے
سبب وہ چھت اُکھاڑی گئی اور اُسکے بدلے تانبے کی چھت چڑھادی لیکن قریب بتیس ۳۲ برس کے عرصہ ہوا
کہ حضرت عرش آرامگاہ معین الدین محمد اکبر شاہ کے وقت مین اس تانبے کی چھت کو بھی اُکھاڑ لیا اور اُسکے
بدلے کاٹ کی چھت لگائی ہی کہ وہ بھی اب بوسیدہ ہوگئی ہی کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام
اسکے پہلو مین حجرے بنے ہوے ہین اور اسکے بعد جانب جنوب ایک مکان ہی کہ وہ چھوٹی بیٹھک کرکے
مشہور ہی اب اس مقام پر اس محل کے اندر کا نقشہ لکھکر اُسکا حال لکھین گے

چھوٹی بیٹھک

یہ عمارت جانب جنوب امتیاز محل کے واقع ہی اور حقیقت مین قرینہ ہی خوابگاہ اعلی کا جو بڑی بیٹھک کرکے
مشہور ہی اگرچہ یہ عمارت بھی بہت نفیس و لطیف اور نہایت خوشنما ہی لیکن مرزا جہانگیر بہادر مرحوم نے اسمین
تصرفات جدید کیے تھے کہ قطع قدیم شاہجہانی نہین رہی اسواسطے اسکے نقشہ لکھنے کی ضرورت معلوم نہوئی۔

جھروکہ

جھروکہ عبارت ہی ایک مکان سے کہ اسمین کھڑکیان جانب ریتی دریا ہین اور جو کچھ تماشا غیرہ حضور کو
دیکھنا ہوتا ہی اسمین بیٹھ کر دیکھتے ہین اگرچہ غرض واضع کی یہ نہین تھی اسواسطے کہ ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے وقت مین جھروکہ وضع ہوے ہین اور اُنکا نام درشنی تھا اور بعضے لوگ کا

وہ سب ہندو تھے بندگان خاص اکبری کہلاتے تھے اُنکا یہ قاعدہ تھا کہ جب تک بادشاہ کی صورت نہ دیکھ لیتے تھے اور بادشاہ کی ڈنڈوت نکر لیتے تھے بات تک نکرتے تھے اسواسطے بادشاہ ہر روز صبح کے وقت درشنی مین جا کر جلوہ افروز ہوتے تھے اور اُن بندگان خاص کو اپنا درشن دکھاتے تھے بعد اس سلطنت کے جب یہ طریقہ موقوف ہوا اُسوقت سے انکا نام جھروکہ رکھا گیا اور سیر و تماشاگاہ مقرر ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ شاہجہان تک یہ طریقہ جاری تھا مگر عہد اورنگ زیب عالمگیر مین موقوف ہوا

اسد برج

یہ ایک برج ہی جنوبی قلعہ معلی کا اور قرینہ ہی برج شمالی کا جو شاہ برج کرکے مشہور ہی اور اُسکا حال ہم آگے بیان کرینگے یہ برج ہرنا تھ جیلہ کے ہنگامہ مین بسبب صدمہ گولون کے بالکل شکستہ و خراب ہوگیا تھا مگر عہد بعدالت مہد حضرت عرش آرامگاہ معین الدین محمد اکبر شاہ مین دوبارہ بنا ہی اور جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا ہی اس برج کو صرف ایک بہت بڑا برج خیال کرنا چاہیے اور اسکا نقشہ اپنے خیال مین کھینچ لینا چاہیے۔

خوابگاہ مشہور بڑی بیٹھک

یہ خوابگاہ اقدس و اعلی امتیاز محل کے جانب شمال کو واقع ہی اور یہ ایک عمارت ہی نفیس و لطیف کہ روے زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتی سر سے پانون تک سنگ مرمر کی ہی اور اسمین طرح طرح سے منبت کاری کا کام اور سونے کے بیل بوٹے بنے ہوے ہین اسکے بیچ مین شہ نشین کیطرح ایک مکان ہی اور اسکے جنوب و شمال کو دو بڑے بڑے درلداو کے سنگ مرمر او پرچین سازی سے بنے ہین کہ اس شہ نشین کا طول پندرہ گز اور عرض چھ گز کا ہی اور اسکی دو محرابون پر ایک کتابہ کہ سعد اللہ خان نے انشا کیا ہی لکھا ہوا ہی اور گرد اجارہ کے پاس سونے کے پانی سے اشعار لکھے ہوئے ہین کہ ہم اُن سب کو اس مقام پر نقل کرتے ہین۔

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منزلہاست رنگین و نشیمن ہاست دلنشین قطعہ بہشت برین چون گویم کہ قدسیان ہمت بلند تماشایش آرزومند اگر ساکنان اطراف و اکناف لسان بیت العتیق بطوفش آیند روا ست و اگر نظارگیان انفس و آفاق مثل حجر اسود بتقبیل استان رفیع الشانش شتابند سزا آغاز قلعہ والا کہ از کاخ گردون برترست و رشک سد اسکندر این عمارت دلکشا و باغ حیات بخش کہ دو منازل چون روح در بدن است و شمع در انجمن و نہر اطہر کہ آب صافیش بعیار آئینہ جہان نماست و دانا را از عالم غیب پردہ کشا آبشار ہا کہ ہریک گوئی سفیدۂ صبحدم است یا لوح اسرار لوح و قلم و فوارہا کہ ہر کدامش پنجہ خورشید است

نقشہ بیٹھک یعنی خوابگاہ مع ثمن برج

نقشہ متعلقہ صفحہ ۱۲-۱۳
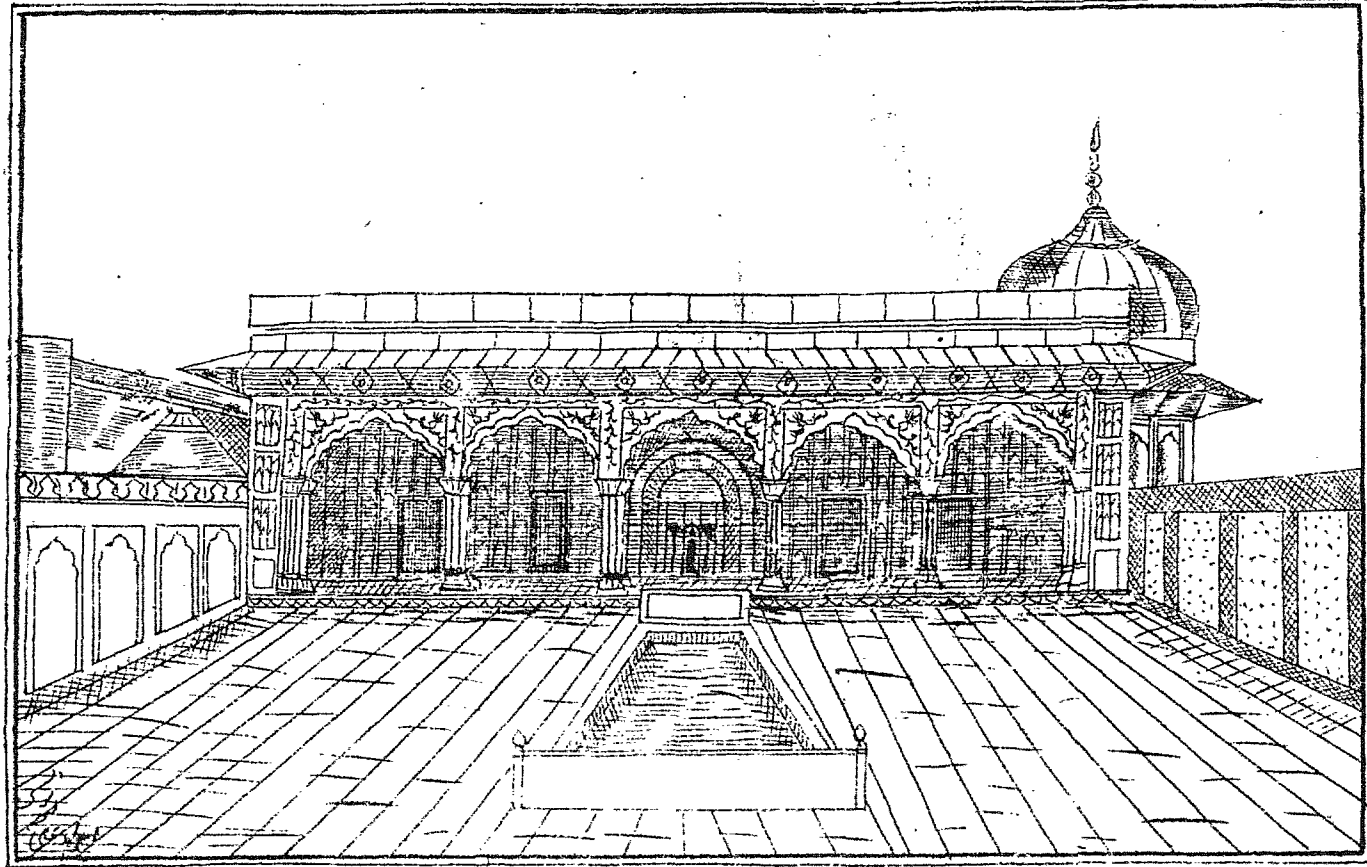
کتبہ محراب شمالی

بصافحہ اساسیان بالکل بالائی متلالی است بالتمام مینیان نازل وحوض کہ بہ از آب زندگانی پر بصفا رشک نور دہ چشمۂ خور۔ دوازدہم ذی الحجہ سال جلوس دوازدہم اقدس مطابق ہزار وچہل وہشت ہجری بعالمیان نوید کامرانی داد و انجامش کہ بصرف پنجاہ لک روپیہ صورت پذیرفت بست وچہارم ربیع الاول سال بست ویکم جلوس ہمایون موافق سنہ ہزار وپنجاہ وہشت بفر قدوم میمنت لزوم گیتی خدیو کیہان خداوند بانی این بنائی آسمانی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی در فیض بروی جہانیان بکشاد

ابیات

شہنشاہ آفاق شاہجہان	باقبال ثانی صاحبقران	در ایوان شاہی بصد احتشام	چو خورشید بر چرخ بادا مدام
اساسست تا ناگزیر این بنا	بود قصر اقبال او عرش سا	زہی انشیمن قصر پیراستہ	بہشتی بصد خوبی آراستہ
شرافت یکی آیہ در شان او	سعادت شدہ آخر ایوان او	چو درین سرای سرور	گشادہ ز جیبہ و در
بپاش سر صدق ہر کس کہ سو	چو دریا چون آبرویش فزود	نشانہ چہ دیوار و پر قرار شدہ	بپیش رخ مہر آئینہ داشت
زلیس روی دیوارش آراستست	ز نقاش چین رو نکاہور ست	چنان پر ہمہ عرش پیوستہ آباد کرد	کہ گردون بلندی اندوام کرد
ز فوارہ وحوض دریا نشان	بآب زمین شستہ آسمان	چو جای شہنشاہ عادل بود	ازان بادشاہ منازل بود

اِس شہ نشین کے آگے ایک بیچ در کا دالان ہی تمام سنگ مرمر کا بیچ مین کا نہایت نفیس لطیف بیس گز کا لنبا اور چھہ گز کا چوڑا اور اِدھر اُدھر دس دالان کے بھی محرابین اور حجرے ہین کہ غربی حجرہ مین سے دیوان خاص کو رستہ جاتا ہی اور اُسکو خاصی ڈیوڑھی کہتے ہین اس دالان کے بیچ مین ایک حوض ہی سنگ مرمر کا عجیب وغریب کہ ایسا حوض نہ دیکھنے مین آیا اور نہ سننے مین اُن لوگون کو کیا کیا باتین سوجھتی تھین کہ ایسے ایسے عجائبات بناتے تھے اور کیفیت اُس حوض کی یہ ہی کہ وہ ایک حوض ہی مستطیل بہت تحفہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کے یعنی اُسمین فوارہ نہین ہی مگر اُسکے تہ پر طرح طرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھرون سے ہزارون طرح کے گل بوٹے اور بیل پتی بنائے ہین اور ہر ہر پتے کی پنکھڑی مین ایک ایک چھید رکھا ہی کہ جب پانی چھوٹتے ہین اُن سوراخون مین سے فوارے چھوٹتے ہین اُس حوض کی پچی کاری مین ہزارون پنکھڑیان ہین اور ہزارون چھید اس سبب سے ہزارون دھارین فوارہ کی نکلتی ہین اور نہایت مرتفع ہوتی ہین اسواسطے کہ اسکا منبع بہت بلند ہی اور ان فوارون سے جو کیفیت ہوتی ہی اپنے خیال مین خیال کرو کہ کیا عالم ہوگا اور کیا لطف دکھائی دیتا ہوگا اس دالان کے آگے

صحن ہی وسیع و دلکش سنگ مرمر کا فرش اسمین کیا ہوا ہی اور نہر بہشت بہتی ہی اور رنگ محل مین چلی جاتی ہی اور اس عمارت کے جانب شرق کو مشرف بدریا برج طلا ہی کہ اُسکو برج مثمن بھی کہتے ہین چنانچہ اب ہم اسکا حال لکھتے ہین ۔

برج طلا معروف بہ مثمن برج نمبر ۲

اسی عمارت کے متصل جانب شرق یہ برج ہی مثمن سر سے پانون تک سنگ مرمر کا اور بدستور اور مکانات عالی کے اسمین بھی سونے کا کام اور پرچین سازی اور منبت کاری کی ہوئی ہی اور اُسکا برج اور کلس سنہری ہی اور اسی سبب سے اسکو سنہری برج بھی کہتے ہین اور بسبب مثمن ہونیکے مثمن برج بھی کہلاتا ہی تین ضلع اسکے عمارت خوابگاہ کی طرف ہین اور پانچ جانب دریا مشرف ہین ان پانچون ضلعون مین سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہین اور اسمین اور ایک نشیمن بطور برآمدہ کے جانب دریا بنا ہوا ہی چنانچہ اب ہم اس مقام پر ایک نقشہ لکھتے ہین کہ خوابگاہ اور یہ برج سب اسمین موجود

شاہ محل معروف بہ دیوان خاص

یہ ایک عمارت ہی نامی اور مشہور بے مثل و بے عدیل کہ روے زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتی اور ایسی خوش قطع ہی کہ دوسری دیکھنے مین نہین آئی خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا چوک ہی اُس چوک کے ضلع شرقی مین ڈیڑھ گز کا اونچا چبوترہ بنایا ہی اسی گز کا لمبا اور چھبیس گز کا چوڑا اُسکے بیچ بیچ مین دیوان خاص کی عمارت ہی چونتیس گز کی لمبی اور چھبیس گز کی چوڑی سر سے پانون تک سنگ مرمر کی ایسا سنگ مرمر کہ سپیدۂ صبح اُسکے سامنے شب دیجور سے بدتر معلوم ہوتا ہی اور سرتاسر اسکے بیچ مین چار گز کے عرض سے نہر بہشت بہتی ہی اس عمارت کے بیچو بیچ مین پایہ نما ستون بنا کر اٹھارہ گز کے طول اور دس گز کے عرض سے مکان بنایا ہی اور اُسکے بیچون بیچ مین ایک چبوترہ ہی اس چبوترہ پر تخت طاؤس رکھا جاتا ہی اور اُسپر حضور والا اجلاس فرماتے ہین اور اُس مکان کے گردا گرد پایہ نما ستون لگا کر مکان بنایا ہی در و دیوار و ستون و مرغول اور محراب اور فرش اس عمارت کا سنگ مرمر کا ہی اور اسمین اجارہ تک عقیق و مرجان اور اور جواہر بیش قیمت سے پچی کاری کی ہی اور بیل بوٹے پھول پتے بنائے ہین کہ اُنکے دیکھنے سے قدرت الٰہی یاد آتی ہی اور اجارہ سے اوپر چھت تک سونے کا کام کیا ہوا ہی اور سونیکے پانی سے گویا لیپ دیا ہی اندر کے رخ محرابون کے اوپر سونے کے پانی سے یہ شعر لکھا ہوا ہی ؎ اگر فردوس بر روے زمین است * ہمین است و ہمین است و ہمین است یہ عمارت جانب شرق سے مشرف بدریا ہی اور اسطرف کے درون مین جالیان لگا کر آئینہ بندی کی ہی اور جانب غرب اسکا صحن ہی ستر گز سے ساٹھ گز کا اور اس صحن کے گرد مکانات اور دالان نہایت سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین جانب غرب اس صحن کے دروازہ ہی کہ دیوان عام سے اُس مین رستہ آتا ہی

اور اس دروازہ کے آگے لال پردہ تنا رہتا ہو اور سب اُمرا بر وقت دربار کے اِس لال پردہ کے پاس سے

سنہ ۱۲۶۳ ہجری
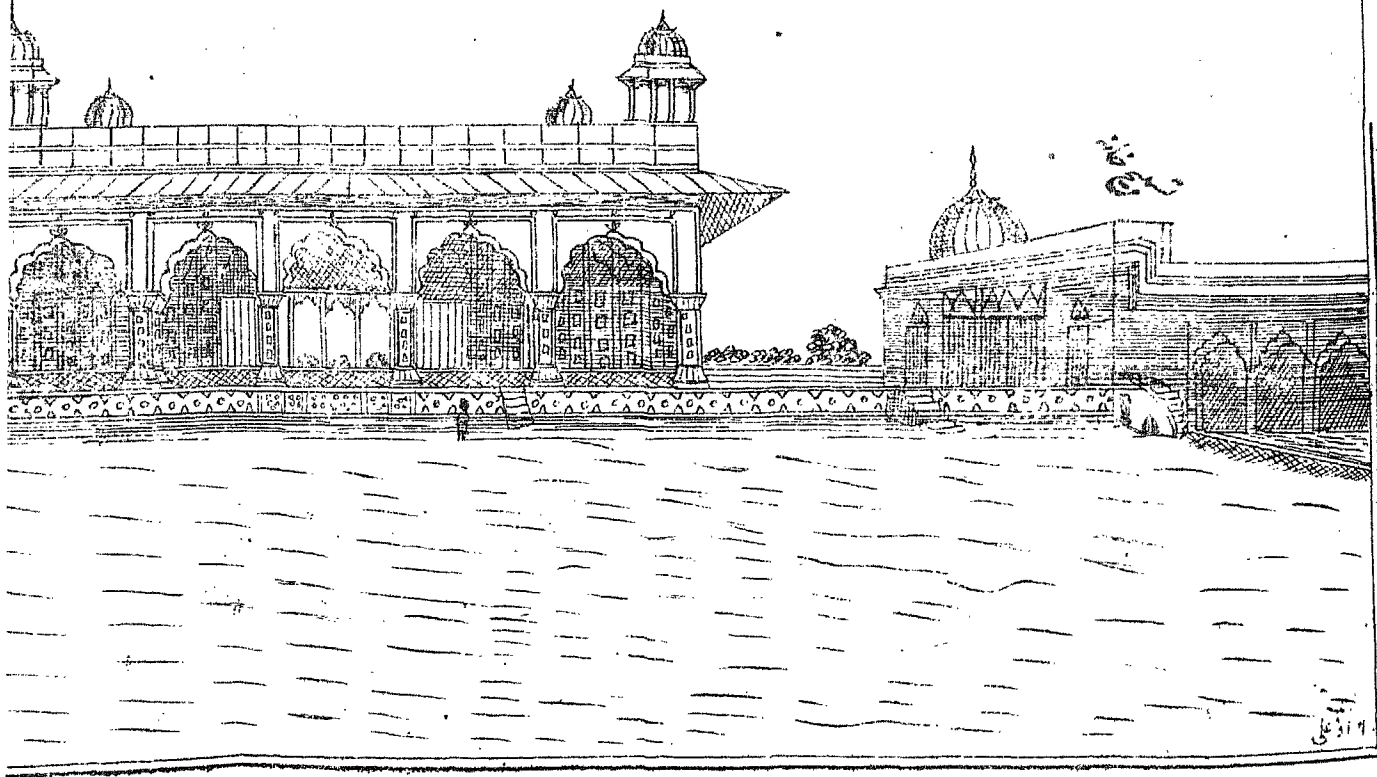
عمل فیض علیخان

اور اس دروازہ کے آگے لال پردہ تنا رہتا ہے اور سب اُمرا بروقت دربار کے اِس لال پردہ کے پاس سے
آداب و تسلیمات بجا لاتے ہین اور جانب شمال رستہ ہے حیات بخش کا اور جانب جنوب ڈیوڑھی محلات شاہی
کی اور اُس کے بیچ کے در کے سامنے صحن کی طرف ایک کٹہرہ ہے سنگ مرمر کا اسکو چوکھنڈی دیوان خاص کہا کرتے
ہین غرضکہ یہ عمارت بھی عجائب روزگار سے ہے اسکی چھت بھی نری چاندی کی تھی مگر مرہٹہ اور جاٹ گردی مین اُکھڑ گئی

تسبیح خانہ

اسی چبوترہ پر جسپر یہ عمارت عالی بنی ہوئی ہے جانب جنوب کہ عقب ہے خوابگاہ معلی کا ایک دالان بنا ہوا ہے اور وہ
تسبیح خانہ کر کے مشہور ہے کبھی کبھی جب خلوت کرنی منظور ہوتی ہے یا دربار اُمراے مخصوص کا ہوتا ہے حضور والا یہان
بھی اجلاس فرمایا کرتے ہین اس دالان کی دیوار پر بیچ بیچ مین سنگ مرمر کی میزان بنی ہوئی ہے اور وہان میزان
عدل لکھا ہوا ہے اور بہت سا سنہری کام کیا ہوا ہے کیا اچھا آدمی تھا جسنے اس مقام پر میزان عدل
بنائی ہے کہ بروقت عبادت کے بادشاہ اسکو دیکھے اور یاد کرے کہ قیامت کے دن میزان عدل الٰہی کھڑی ہوگی
بادشاہ اور غریب سب برابر ہونگے اور سبکے اعمال تولے جاوینگے اسیطرح بادشاہ کو بھی لازم ہے کہ انصاف سے
کام کرے اور ہر امر کو میزان عدالت مین جانچ کر حکم دے اسی تسبیح خانہ مین سے خوابگاہ کا رستہ ہے کہ وہ خاصی ڈیوڑھی کہلاتی ہے

عقب حمام

جانب جنوب اس عمارت کے حمام ہے کہ روے زمین پر اپنا مثل نہین رکھتا اور اسطرف کے جو مکانات ہین وہ
عقب حمام کہلاتے ہین چنانچہ اب ہم اس مقام پر دیوان خاص کا نقشہ لکھتے ہین کہ تسبیح خانہ بھی اُسمین دکھائی دیتا ہے
اور کچھ مکانات عقب حمام کے بھی معلوم ہوتے ہین اور بعد اسکے حمام کا حال علاحدہ لکھینگے

حمام

یہ حمام بے مثل و بے عدیل کہ روے زمین پر اپنا نظیر نہین رکھتا تین درجہ کا ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ اسکے تینون درجون کا علاحدہ علاحدہ بیان کیا جاوے

درجہ اول حمام مسمے بہ جامہ کن

یہ درجہ حقیقت مین جامہ کن ہے کہ پہلے اس درجہ مین گئے یا نہانے کے بعد بیٹھے اور کپڑے پہنے اور کچھ کھایا اگرچہ
اس درجہ کی عمارت بھی بہت خوب ہے اور دوسرے کی طرح پر اسکے درجہ بنے ہوئے ہین اور جارہ تک نرا سنگ مرمر کا
ہے اور پرچین کاری کا کام کیا ہوا ہے اور جانب شرق مین جالیان لگا کر آئینہ بندی کی ہے کہ اُسمین سے دریا اور
سبزہ اور جنگل کی کیفیت دکھائی دیتی ہے لیکن میرے نزدیک اس درجہ کا نقشہ کھینچنا فضول تھا اسواسطے صرف

حال مختصر پر اکتفا کیا اور واضح ہو کہ بعضے لوگ اس درجہ ہی کو عقب حمام بولتے ہین

درجہ دوم حمام مسمّی بسرد خانہ نمبر۲

یہ درجہ عجیب و غریب ہی کہ اسکا نظیر چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا ہوگا اس درجہ مین جانب شمال کو ایک شہ نشین ہی سر سے پاؤن تک سنگ مرمر کی نہایت قیمت کار اور پرچین ساز اور پچی کار اور اُسکے آگے ایک درجہ ہی مربع نرا سنگ مرمر کا اور اسکے فرش سے لیکر چھت تک عجیب عجیب رنگ کے پتھر سے پچی کاری کی ہوئی ہی اور طرح طرح کے بیل بوٹے بنائے ہین اس درجہ کے فرش کی پچی کاری ایسی خوب ہی کہ اسکا بیان ممکن نہین غور کرکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہزار قالین ایرانی اسکی ایک گُل کاری کے آگے بے رونق ہو اور اسکے بیچون بیچ مین ایک حوض ہی مربع کہ سطح کا پرچین کار اور اُسکے چارون کونون پر چار فوارے ہین سنہری کہ وہ چھوٹا کرتے ہین اور اُن فوارون کو اسطرح منحرف لگایا ہی کہ چارون فوارون کی دھار ملکر حوض کے بیچ مین پڑتی ہی اور گرد اُسکے دیوار سے ملی ہوئی ایک نہر جدول کے طور پر ایک گز کے عرض سے جاری ہی غرض کہ اس نفاست و لطافت سے کوئی مکان نہین علاوہ اسکے اس درجہ مین یہ خوبی ہی کہ اگر چاہین تو یہ درجہ سرد رہے اور نہر اور حوض مین بھی پانی سرد جاری رہے اور چاہین اسکو بھی گرم کردین کہ فرش سے لیکر چھت تک گرم ہوجاوے اور فوارے گرم ہی چھوٹین اور نہر بھی گرم ہی پانی کی بہے بہرحال اب ہم اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھتے ہین

درجہ سوم حمام مسمّی بہ گرم خانہ نمبر۳

یہ درجہ تیسرا ہی اس حمام کا اور اسکی جانب غرب حوض آب گرم کے بنے ہوئے ہین اور نرے سنگ مرمر کے ہین کہ اس حمام مین سوا سو من لکڑیون کا لقمہ دیا جاتا تھا اور اُسکے آگے ایک مربع درجہ ہی اور اسکے بیچون بیچ مین سنگ مرمر کا چبوترہ ہی کہ اُسپر بیٹھکر نہایا کرتے ہین اور جانب شمال بدستور دوسرے درجہ کی شہ نشین بنی ہوئی ہی اور اُس شہ نشین پر ایک بہت بڑا مستطیل حوض ہی اور اسمین بھی یہ خوبی ہی کہ چاہین اُس حوض کو گرم پانی سے بھرین خواہ سرد پانی سے اس درجہ کا بھی فرش اور چبوترہ اور حوض اور دیوارین اجارہ تک بالکل قیمت کار ہین اور طرح بطرح کے رنگین اور بیش قیمت پتھر اسمین جڑے ہین اور اسکے پھول اور بیلین بنائی ہین کہ اُس گلکاری کے سبب باغ کا سا عالم دکھائی دیتا ہی صفائی اسکی بیان سے باہر ہی اور یہ شعر بعینہ اسی مقام پر صادق آتا ہی

زہے صفائی عمارت کہ در تماشایش ٭ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

غرضکہ اب ہم اس مقام پر اس درجہ کا نقشہ لکھتے ہین کہ اُسکے دیکھنے سے اس عمارت کی خوشنمائی اور خوبصورتی معلوم ہوتی ہی۔
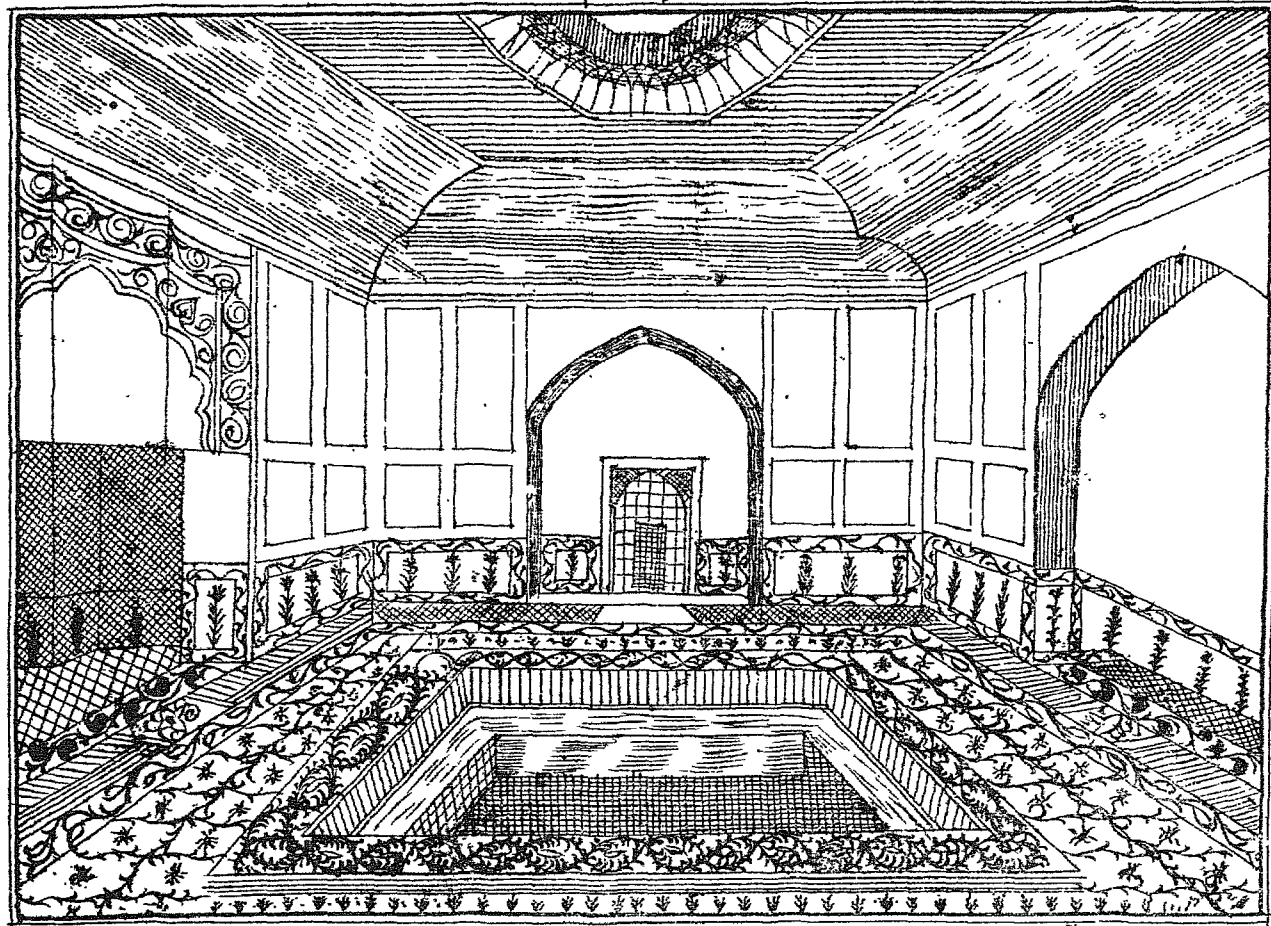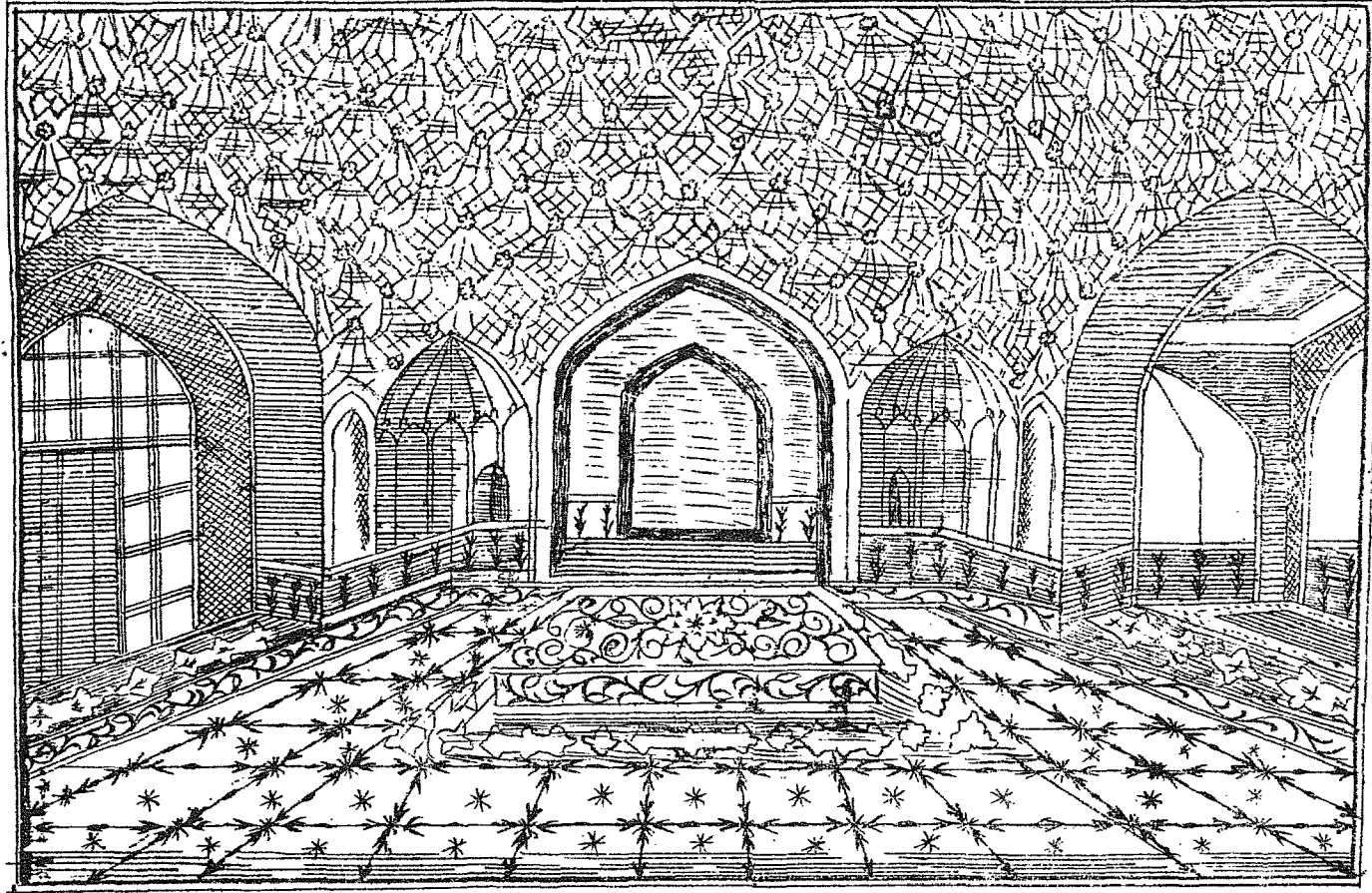
نقشہ نمبر ۵ متعلقہ صفحہ ۱۶ - باب ۲

نقشہ نمبر ۸ متعلقہ صفحہ ۱۶ - باب ۲

نقشہ ہیرا محل

نقشہ نمبر ۹ متعلقہ صفحہ ۱۷ - باب ۲

نقشہ موتی محل
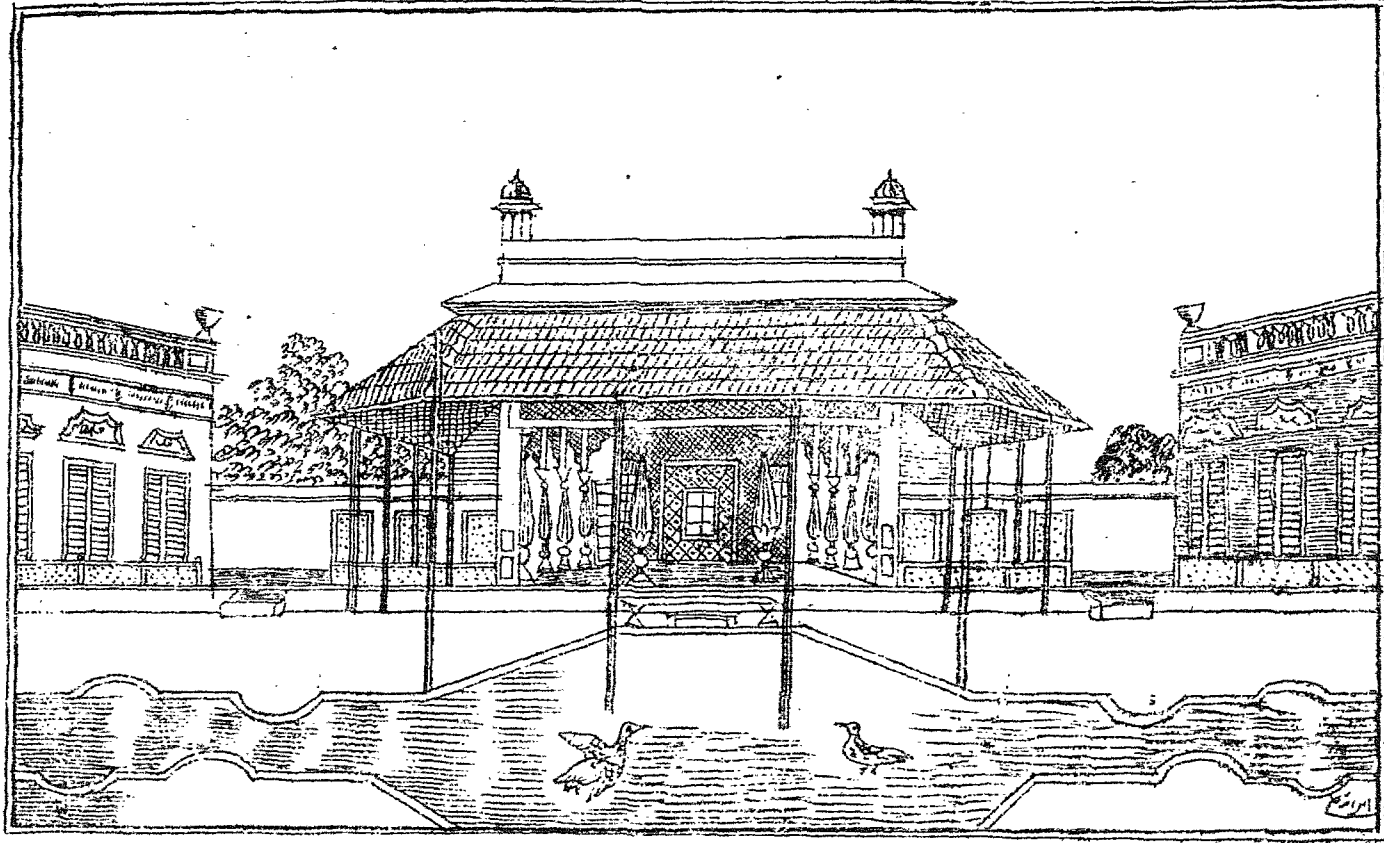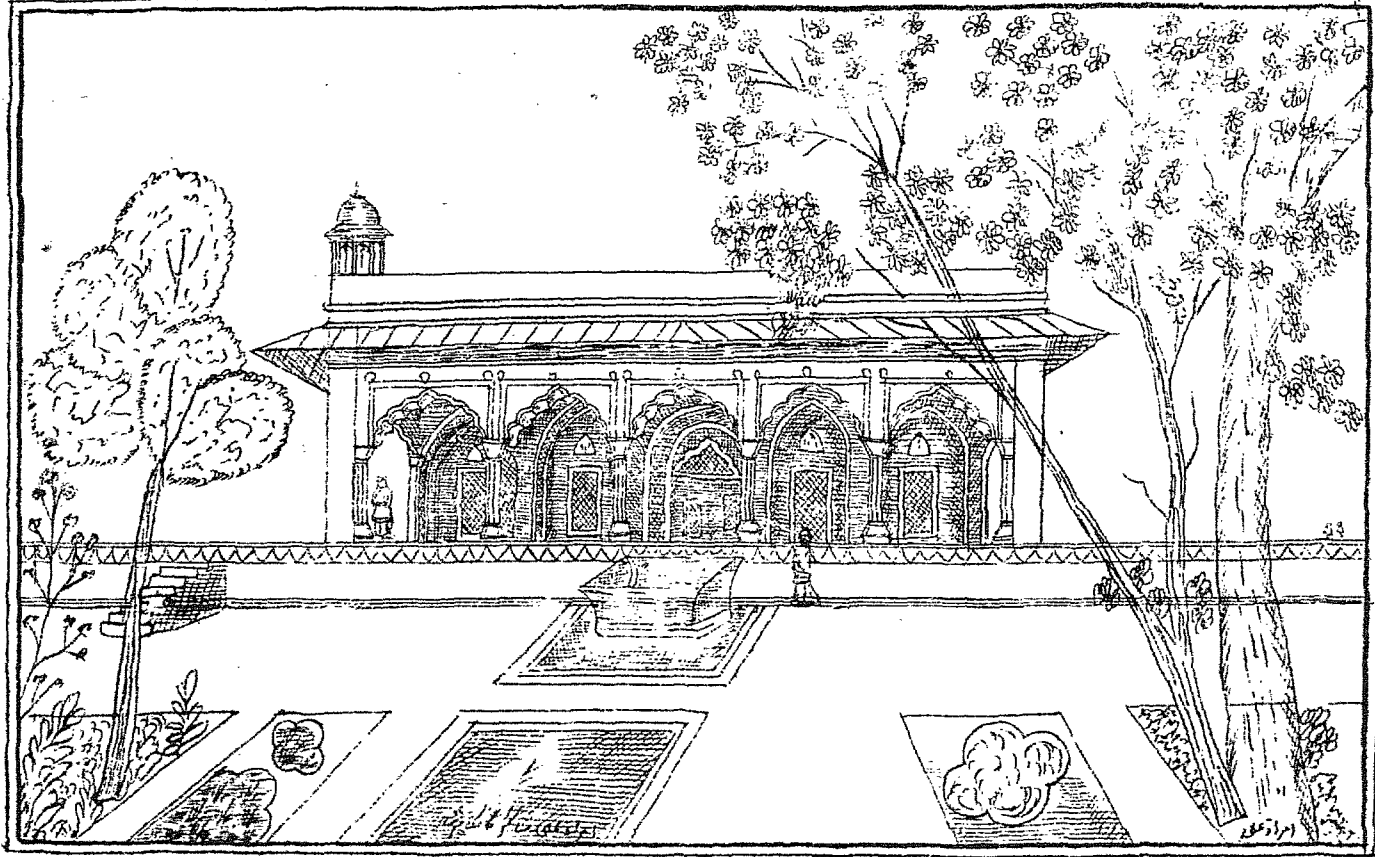
نقشہ متعلقہ صفحہ ۷۱ باب دوم

ہیرا محل نمبر ۹

جانب شمال اس حمام کے موتی محل ہی اور اسمین اور حمام مین صحن چھوٹا ہوا ہی اور اس صحن مین چار گز کے عرض کی ایک نہر بطور مار پیچ کے سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہی اور یہ وہی نہر ہی جسکا نام نہر بہشت ہی اور دیوان خاص اور رنگ محل مین جاری ہی اُس صحن کے بیچ مین نہر کے کنارہ پر ایک بارہ دری بڑی سنگ مرمر کی بنائی ہی اور اسکی چھت کے چارون کونون پر چار چھوٹی چھوٹی چوکھنڈیان بنائی ہین اور اُنکی بُرجیان سنہری ہین یہ محل بھی نرا سنگ مرمر کا ہی اور بہت نازک اور خوبصورت بنا ہی یہ محل قدیم نہین ہی بلکہ چار پانچ برس ہوئے کہ حضرت ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ نے بنایا ہی صفائی اور نفاست اسکی حد سے زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی اُسکی بیان سے باہر ہی اس صحن مین جو نہر جاری ہی وہ بہت خوشنما ہی اور اسطرحے مار پیچ سے بنائی ہی کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا اگلے زمانہ مین اس نہر کے بیچ مین سنہری روپہلی چوبیس فوارہ نصب تھے اور ہمیشہ چھوٹا کرتے تھے مگر اب نہر تو ٹوٹی پھوٹی باقی رہ گئی ہی لیکن فوارونکا نام نہین رہا اپنا سا مُنہ لیے بیٹھے ہین اور خاموش ہو گئے ہین غرضکہ اس مقام پر ہم اُنکا نقشہ لکھتے ہین اُسکو دیکھو اور قدرت الٰہی کو یاد کرو

موتی محل

یہ ایک محل ہی سنگ سرخ کا اور اسکو سنگ چھانی سے سفید کر کے رنگامیزی اور طلا کاری کے گل بوٹے بنائے تھے اسمین ایک درجہ ہی پندرہ گز کا لنبا اور آٹھ گز کا چوڑا اور مشتمل دو شہ نشینون پر اور اُسکے بیچ مین ایک حوض ہی چار گز کا لنبا اور تین گز کا چوڑا اور ہر ایک شاہ نشین کے پیچھے ایک ایک درجہ ہی آٹھ گز کا لنبا اور پانچ گز کا چوڑا اور ایوان مین زمیع پانچ پانچ در کے کہ جانب شرق سے مشرف بدریا ہی اور جانب غرب سے مشرف بہ باغ حیات بخش اور ہر ایک ایوان کا طول تیس گز کا اور عرض ساٹھ گز کا ہی اندر کی عمارت مین اجارہ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہی اور باقی سنگ سرخ کا ہی اور اسکو سنگ چھانی سے سفید کیا ہی اور اسمین ایک حوض اور نہر ہی اسمین سے ایک چادر دو گز کے عرض سے جانب باغ حیات بخش ایک حوض مین پڑتی ہی کہ وہ حوض بھی عجایب روزگار سے ہی چنانچہ ہم اب اُس حوض کا بیان لکھتے ہین

بیان حوض نمبر ۱۰

یہ حوض ایک سنگ مرمر کا بے جوڑ ہی کہ اتنا بڑا پتھر اور ایسا بڑا بے جوڑ حوض روے زمین پر نہو گا حقیقت اسکی یہ ہی کہ یہ پتھر اتنا بڑا بے جرم مکرانہ کی کان مین سے نکلا جو کہ صفائی اور شفافی مین بے نظیر تھا اسواسطے بموجب حکم معلی کے اُسکا حوض بنایا گیا کہ چار گز کا مربع اور ڈیڑھ گز کا عمیق پایہ دار بنا کر تمام حوض معہ پایون کے ایک پتھر کا ہی

بعد تیار ہونے اس حوض کے کرانے سے کہ دارالخلافہ سے دوسو کوس بادشاہی کی مسافت رکھتا ہی باحتیاط لائے اور اس مقام پر لاکر رکھدیا کہ اس موتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال بھی مکانات تھے اور اب بھی موجود ہین مگر اسمین کچھ نقصان بھی آگیا ہی اور اب حال مین حضور والانے اس محل کے پیچھے ایک چھوٹا سا تہ خانہ بنایا ہی اور اکثر اسمین اور اس محل مین آرام فرمایا کرتے ہین غرضکہ یہ مکان بھی بہت نامی اور نہایت نفیس ہی کہ اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین تاکہ جسقدر ممکن ہو اس نقشہ کے دیکھنے سے اسکی خوبی اور خوشنمائی دریافت کرسکے اور وہ نقشہ یہ ہی۔

موتی مسجد نمبر ۱۱

یہ ایک مسجد ہی حمام کے پیچھے مشرف بہ حیات بخش سرسے پانون تک سنگ مرمر کی فرش اسکا اور در و دیوار محراب و مغول اور چھت اور منڈیر سب کی سب سنگ مرمر کی ہین اور پھر اسپر وہ منبت کاری کی ہوئی ہی اور ایسے گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین حقیقت مین ایسی منبت کاری تمام قلعہ مین کسی مکان پر نہین بلکہ قلعہ کیا روی زمین پر بھی نہوگی اس مسجد کے تین در مین بہت خوشنما اور چھوٹے چھوٹے دو مینار ہین اور تین گنبد ہین سنہرے اور اسی سبب سے بعضے لوگ اسکو سنہری مسجد بھی کہتے ہین اس مسجد کے صحن مین ایک حوض ہی بہت چھوٹا اور بسبب اسکے کہ دہ در دہ سے چھوٹا تھا پاک رہنا مشکل معلوم ہوا اسواسطے اسمین ایسی ترکیب رکھی ہی کہ بھادون ہی سے اس حوض مین پانی آتا ہی اور ابل کر ہر وقت بہتا رہتا ہی گویا یہ حوض بھی چشمہ جاری ہی اور اس مسجد کی جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہی واسطے عبادت اور وظیفہ وظائف کے اسمین بھی ایک مختصر کم عمق بہت نفیس حوض ہی اور اسکی گرد آئینہ بندی کی ہوئی ہی اس مسجد کو حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے سنہ دو جلوس مین بنایا ہی اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اسپر خرچ ہوئے ہین اور عاقل خان نے یہ تاریخ اسکی پائی ہی۔ ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا۔ غرضکہ یہ مسجد بھی عجائب روزگار ہی اور یہ اسکا نقشہ ہی۔

باغ حیات بخش

یہ باغ خدا کی قدرت کا نمونہ ہی اسکے دیکھنے سے دل کو فرحت تازہ اور جان کو نشاط بے اندازہ حاصل ہوتی ہی اسکے دیکھنے سے نقشہ بہشت برین کا آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہی ہر درخت اسکا رشک قامت یار اور ہر گل اسکا غیرت گل رخسار اسکی سمن کے آگے بنا گوش یار خجل اور اسکی بنفشہ کے سامنے زلف خوبان

نقشہ نمبر ۱۱ متعلقہ صفحہ ۱۰۱ باب ۳

نقشۂ نمبر ۱۲ متعلقۂ صفحہ ۱۹ باب ۲

نقشۂ بھادوں
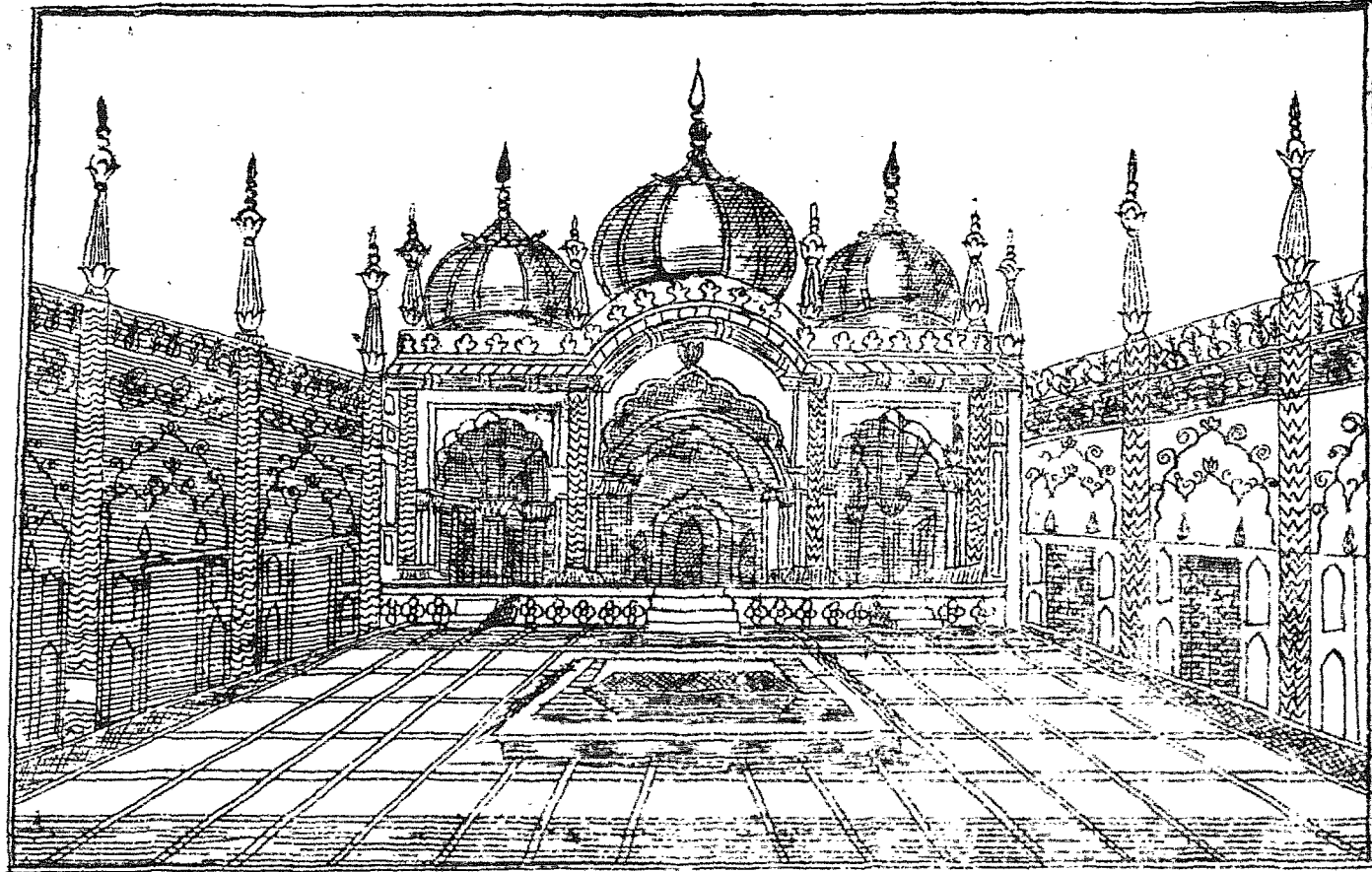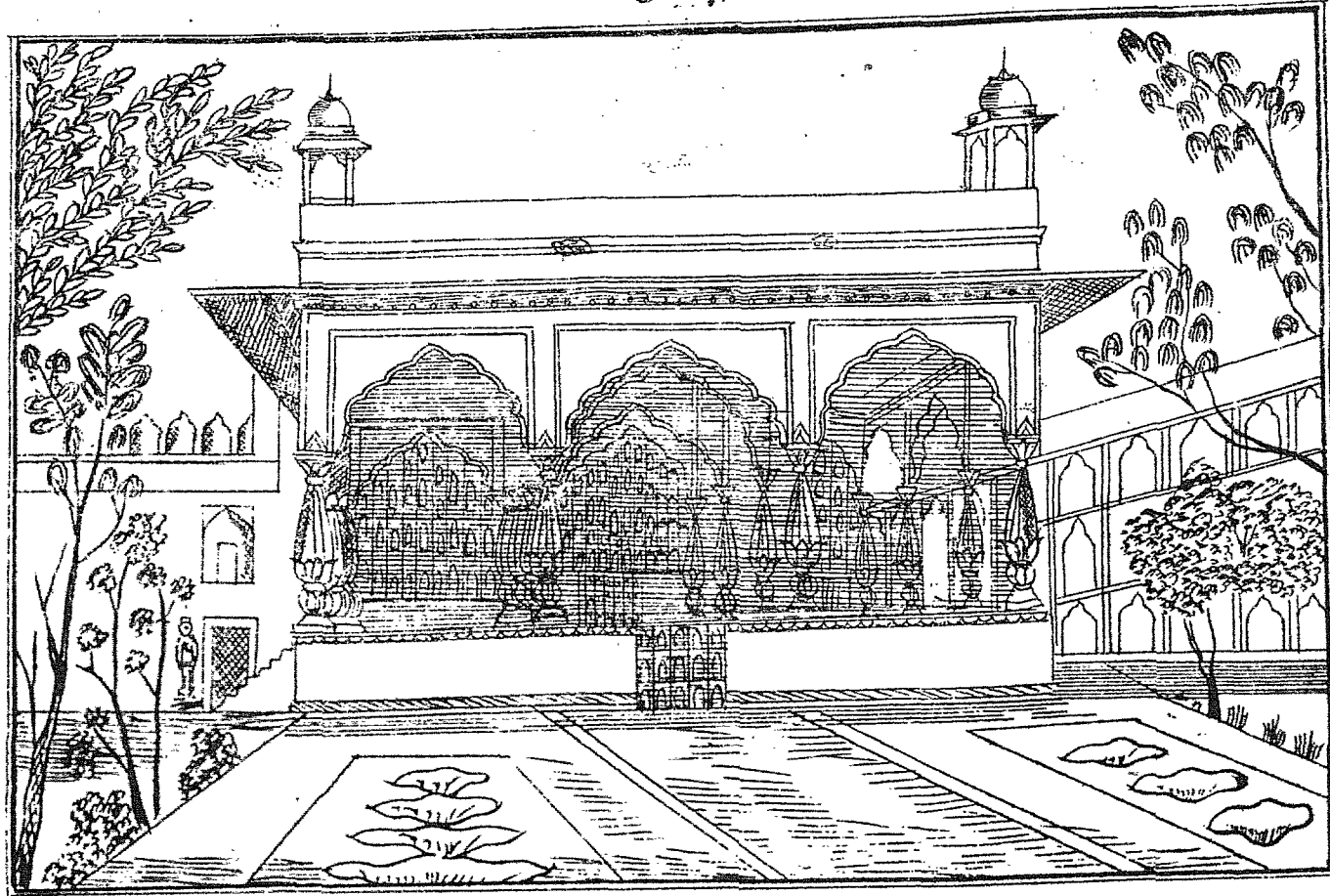
منفصل اس باغ کے بیچون بیچ مین ایک حوض کلان ہے اور حوض کے چارون طرف سنگ سرخ کی نہرین چھ چھ گز کے عرض سے
بہتی ہین اور ہر ہر نہر مین تیس تیس فوارہ چاندی کے چھوٹتے تھے اور روش مین نہر ہی کا پانی آتا ہے اور گلہائے معطر اور
درختان دلکش کی تازگی کا باعث ہوتا ہے اور حوض کے دو جانب مین دو مکان واقع ہین کہ انکو ساون بھادون کہتے ہین
ان دونون مکانونکا حال ہم آگے بتفصیل لکھتے ہین طول اس باغ کا دو سو پچاس گز اور عرض ایک سو پچیس گز کا ہے الغرض اِک کیفیت
سبزہ و گل و آب جاری اور ہوائے ملائم اور موج دلکشائی قابل بیان کے نہین سے صد ہزاران گل شگفتہ درو و سبزہ دمیدہ و آب خفتہ درو

بھادون نمبر ۱۲

اس باغ مین جانب جنوب ایک مکان ہے سنگ مرمر کا بہت نفیس لطیف اُسکو بھادون کہتے ہین چہرہ اُسکا یہ ہے کہ ایک
چبوترہ کرسی دیکر بنایا ہے اور اُسپر سولہ ستون لگاکر ایک ایوان دلکشا تعمیر پایا ہے مشتمل اوپر دو ایوان کے جانب شرق
و غرب اور دو بنگلہ ہین آگے اور پیچھے کہ ان ستونون کے سبب بیچو بیچ مین ایک چوکھنڈی بن گئی ہے اور اسمین ایک
حوض سنگ مرمر کا چار گز پندرہ پہلو کا مربع اور ڈیڑہ گز کا گہرا اس مکان مین نہر بہشت سے نہر آتی ہے اور حوض مین چادر
ہو کر پڑتی ہے اور نہر اسمین سے نکلکر آگے ایک اور چادر چھوٹتی ہے اور نہر مین پڑتی ہے یہ عمارت بھی بہت نادر ہے
اور اسمین پانی کا پڑنا اور چادر کا چھوٹنا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بھادون کا مہینہ برستا ہے اور اسی سبب سے اس مکان کا
بھادون نام رکھا ہے اب اس مکان مین پانی آنیکا اور چادرین چھوٹنے کا رستہ بالکل بند ہو گیا ہے اس مکان کے
حوض اور چادرون مین محرابی چھوٹے چھوٹے طاق بنا دیے ہین کہ دنکو انمین گلدانہائے رنگین رکھے جاتے تھے اور
رات کو شمع کافوری روشن ہوا کرتی تھین کہ اُسکے اوپر سے پانی کی چادر پڑتی تھی اور اندر سے اُن پھولونکی خوشنمائی اور
چراغون کی روشنی عجب عالم دکھاتی تھی اُسکی چھت کے چارون کونون پر بھی چار برجیان چوکھنڈی کی سنہری
بنی ہوئی ہین چنانچہ اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ لکھتے ہین کہ اُسکی دیکھنے سے اس عمارت عجیب کی خوبی معلوم ہوتی ہے

حوض باغ حیات بخش

اس باغ کے بیچون بیچ مین یہ ایک حوض ہے کہ چشمہ خضر اسکے آب زلال کا تشنہ ہے عرض و طول اسکا ساٹھ گز
سے ساٹھ گز کا ہے اور اسکے بیچ مین انچاس فوارہ چاندی کے لگے ہوے تھے اور ہر دم چھوٹا کرتے تھے اور
علاوہ ان فوارون کے گرداگرد اس حوض کے ایکسو بارہ فوارہ چاندی کے ہائل جانب حوض تھے اور وہی مدام
چھوٹا کرتے تھے اب ان فوارون کا نام نہین رہا مگر ہر جگہہ چھید باقی رہ گئے ہین بیت دل عشق کا ہمیشہ حریف نبرد تھا
اب جس جگہہ کہ داغ ہے یہان پہلے درد تھا

ظفر محل نمبر ۱۳

عرصہ چار پانچ برس کا ہوا کہ اس حوض کے بیچون بیچ مین حضرت ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی نے ظفر محل بنایا ہی سرسے پاون تک سنگ سرخ کا اسکے بیچ مین ایک درجہ ہی اور اسکے چارون طرف غلام گردش کے طور پر مکان اور کونون پر برجہ اور چارون ضلعون مین نشیمن ہین اور ایک طرف اس مکان مین آنے جانے کا پل بنایا ہی غرضکہ یہ مکان جدید بھی بہت تحفہ ہی چنانچہ اب اس مقام پر ہم ایک نقشہ لکھتے ہین کہ اسمین ان دونون مکانون کا نقشہ موجود ہی۔

ساون نمبر ۱۴

اسی باغ مین جانب شمال یہ عمارت ہی نری سنگ مرمر کی نہایت نفیس اور بہت تحفہ کہ اسکی لطافت اور نفاست حد بیان سے باہر ہی اور چہرہ اسکا بعینہٖ مثل چہرہ بھادون کے ہی بال برابر بھی فرق نہین گویا ایک مکان کو چھپاؤ اور ایک کو نکالو اور ایک ذرہ فرق نہین اور اسیطرح اسمین بھی چادر بنی ہوئی ہی اور حوض بھی بنا ہی اور اسیطرح گلدان اور چراغدان رکھنے کو محرابی طاق بنائے ہین چونکہ نقشہ ساون اور بھادون کا بہت مطابق تھا اسواسطے ہمنے بھادون کا نقشہ تو باہر سے کھینچا ہی اور ساون کا نقشہ اندر سے کھینچتے ہین تاکہ اس سے شان عمارت کی اور اسکے خوبی حوض اور طاقچہ ہاے چراغدان معلوم ہو اور اس سبب سے کہ اس مکان مین پانی کی آمد اور چادر کا بہنا اور زور شور سے پانی کا برسنا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسا ساون کا مینہ اسی واسطے اس عمارت کا ساون نام رکھا ہی اور یہ اسکا نقشہ ہی۔

برج شمالی معروف بہ شاہ برج نمبر ۱۵

یہ برج بھی عجائب روزگار سے ہی کہ ایسا برج نہ دیکھا نہ سنا تھا اس برج کا سو گز کا ہی اور اسکی عمارت تین طبقہ پر ہی پہلے طبقہ کو زمین سے بارہ گز کرسی دیکر بنایا ہی اور اسکی چھت اندر سے گول اور اوپر سے مسطح ہی یہ عمارت تمام سنگین ہی اجارہ تک تو سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہی اور اسمین احجار رنگین سے پچی کاری کی ہوئی ہی اور اجارہ سے چھت تک سنگ چھانی ہی سے سفید کرکے سنہری گل بوٹے بیل پتے بنائے ہین یہ درجہ مثمن ہی اور اسکا قطر آٹھ گز کا ہی اور اسمین چار طاق اور دو نشیمن نیم مثمن مشرف بدریا بنائے ہین اور اسکی رو کار سنگ کی ہی طول اور عرض طاق شمالی اور شرقی کا چار گز کا ہی اور غربی اور جنوبی طاقون کا طول چار گز اور عرض تین گز کا ہی اور مثمن درجہ کے بیچ مین ایک حوض ہی تین گز کے قطر کا نہایت دلربا اور نہایت خوشنما اسکی نبت کاری دیکھکر عقل حیران رہجاتی ہی اور صنعت الہی یاد آتی ہی اور غربی طاق مین ایک آبشار ہی اور چھوٹے چھوٹے طاق محرابدار بنائے ہین کہ ان مین دن کو پھول اور رات کو چراغ

نقشۂ نمبر ۱۳ متعلقۂ صفحہ ۲۰ باب ۲

نقشۂ ظفر محل مع حوض مہتاب باغ
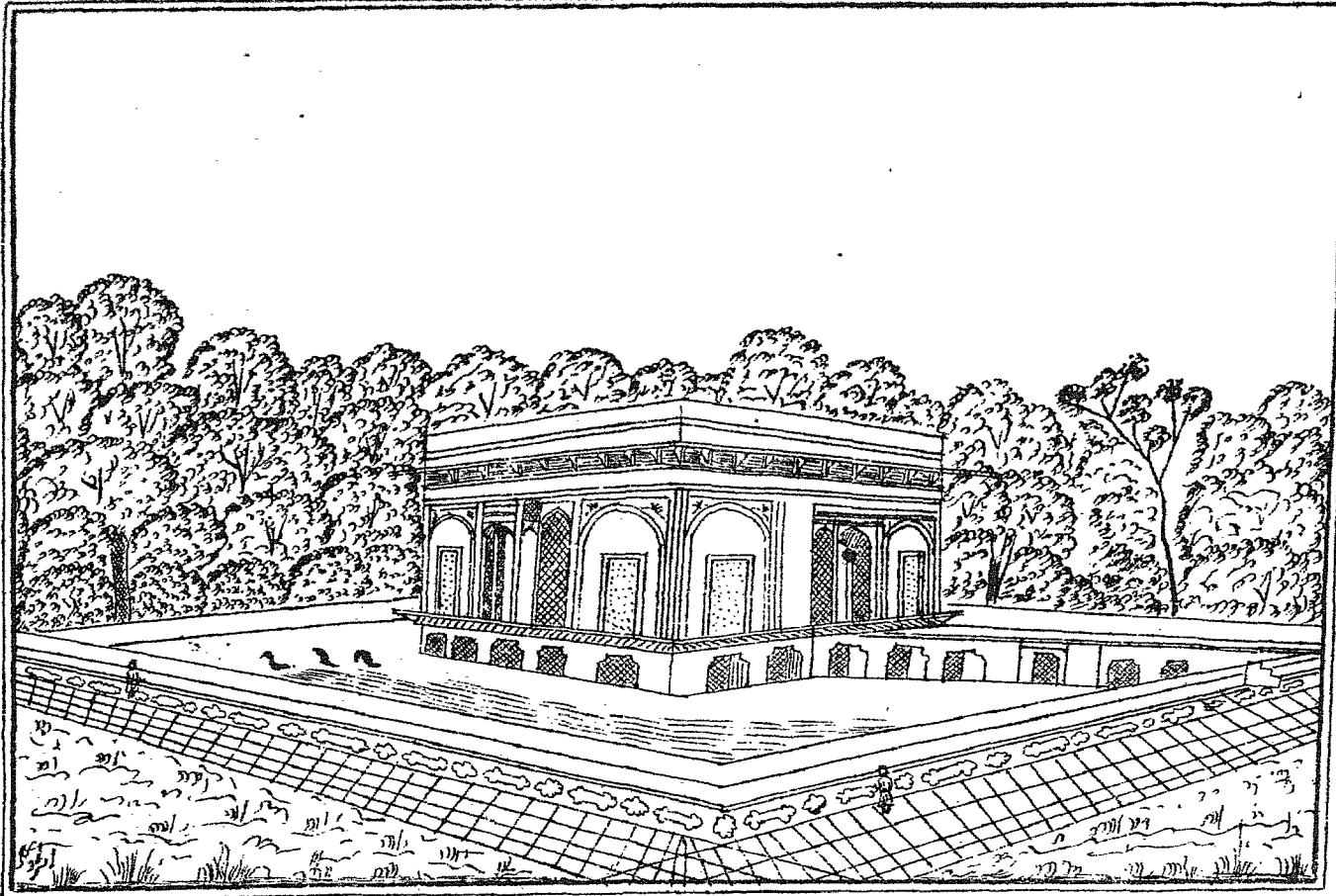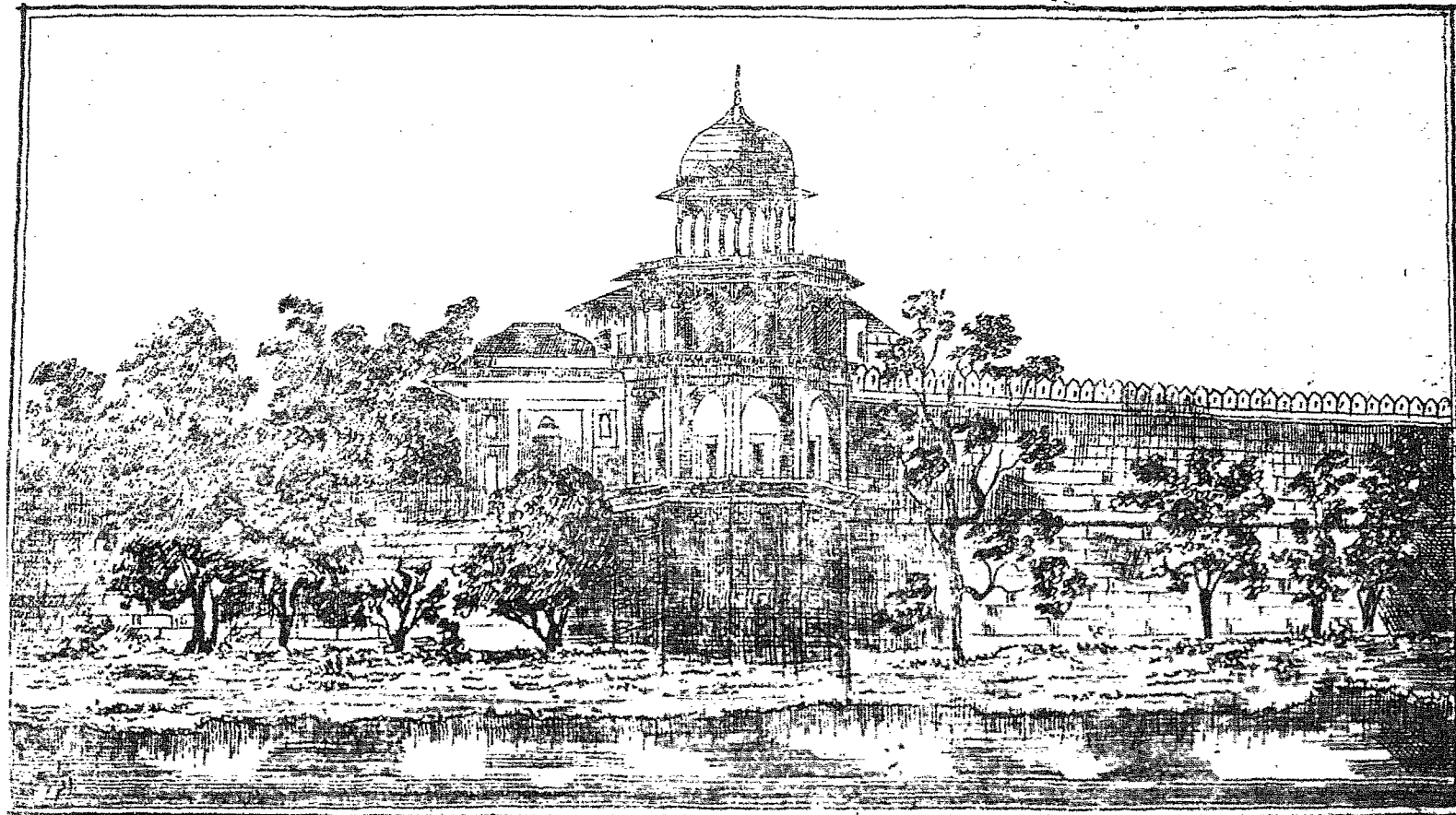
SHAH BOORJ ROYAL TOWER ON THE SIDE OF THE RIVER DELHI PALACE

نقشہ شاہ برج کا دریا کی طرف سے

نقشہ نمبر ۱۵ متعلقہ صفحہ ۲۰۱ باب ۲
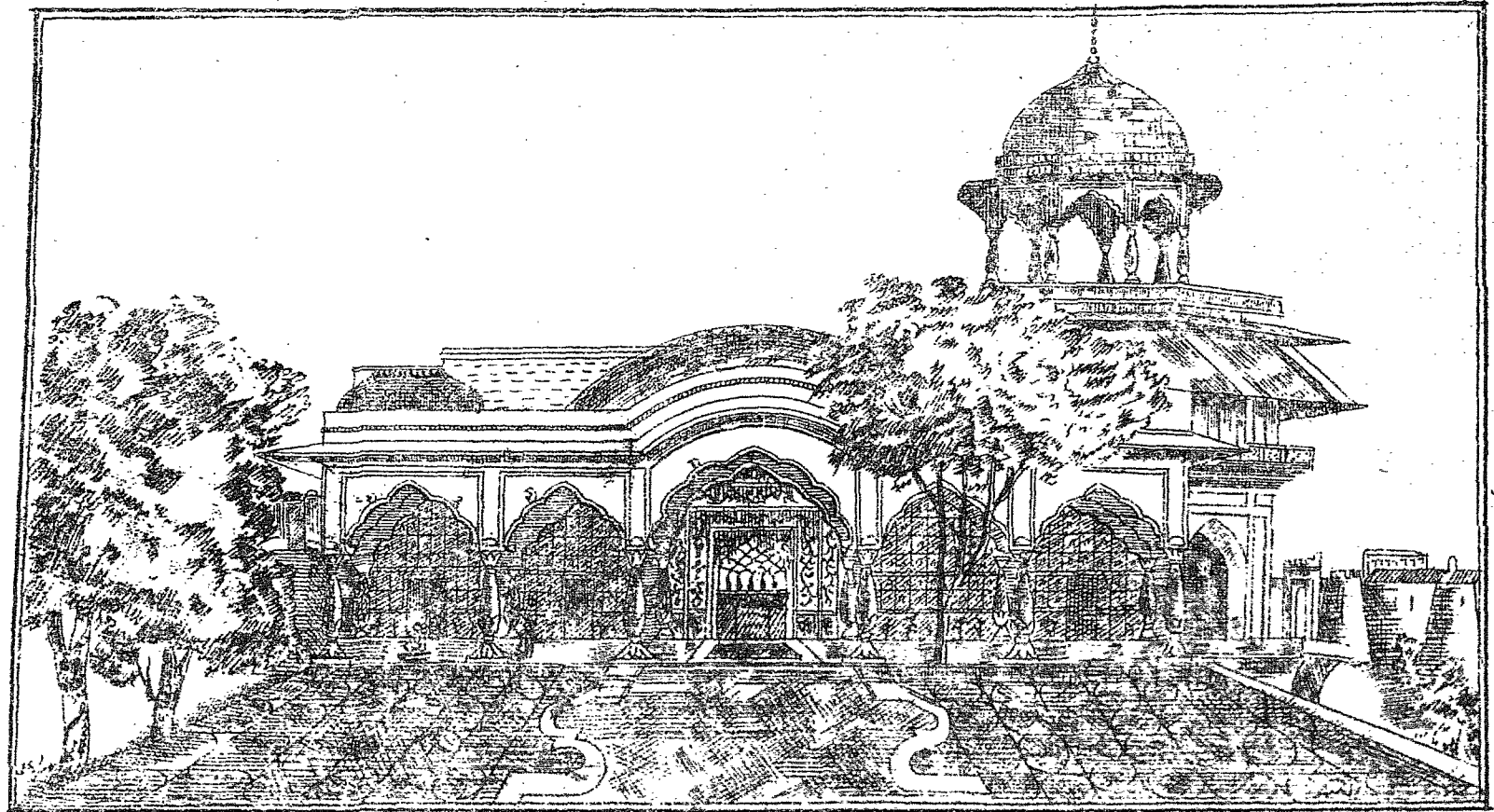
SHAH BOORJ ROYAL TOWER ON THE SIDE OF THE GARDEN DELHI PALACE

نقشہ شاہ برج کا مہتاب باغ کی طرف سے

نقشہ ساون

نقشہ نمبر ۱۲ متعلقہ صفحہ ۱۲۰ باب ۲
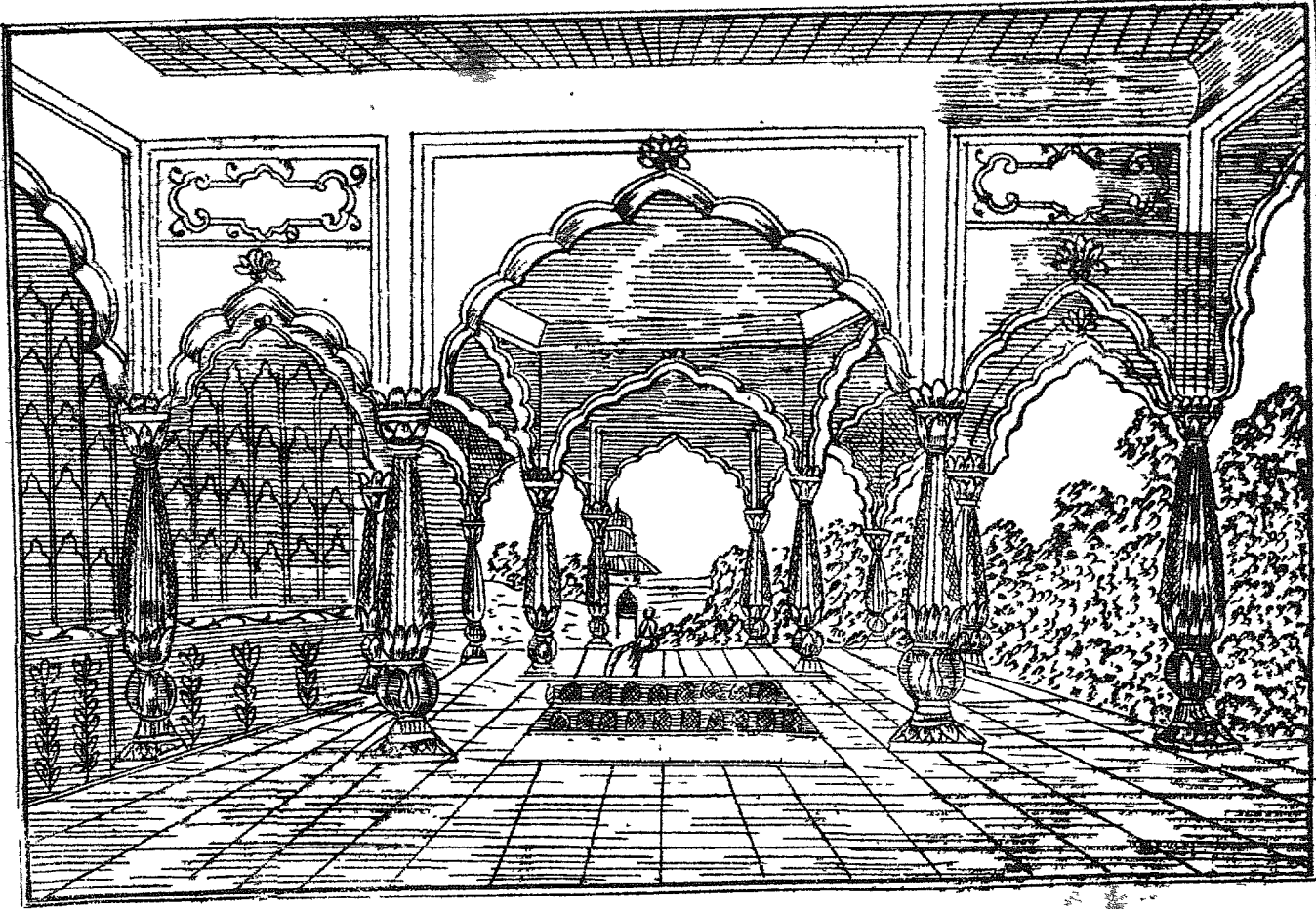
رکھا کرتے تھے اس آبشار کے آگے ایک حوض ہی سنگ مرمر کا ساڑھے تین گز کے طول اور ڈھائی گز کے عرض سے
اور اس حوض سے شرقی طاق کے کنارے تک ایک نہر ہی ڈیڑھ گز کے عرض سے نری سنگ مرمر کی بہت
نفیس اور پر چین ساز اور منبت کار اور یہ دونوں حوض بھی نہایت پر چین ساز اور منبت کار ہیں اور عقیق اور
مرجان اور اور پتھر بیش قیمت جڑے ہیں اس نہر میں سے ایک نہر نکل کر غربی طاق کے حوض میں پڑتی ہی
اور اس سے بیچ کی نہر میں آکر اور مثمن حوض میں سے ہو کر شرقی طاق کیطرف بہتی ہی کہ اسکے نیچے دریا کی
طرف ایک آبشار بنی ہوئی ہی سارے قلعہ میں اسی مقام سے نہر گئی ہی اور ہر جگہ پانی جانے کے قلعہ اسی
برج میں بنے ہوئے ہیں اور ہر ہر قلعہ پر نام لکھا ہوا ہی کہ یہ فلانے حوض کا قلعہ ہی اور یہ فلانی نہر کا اور دوسرے
درجہ کی عمارت بھی مثمن ہی نہایت صفائی کے ساتھ آٹھ گز کے قطر سے اور اسکے آٹھوں ضلعوں پر سراسر ایوان
ہی چوبیس ستون کا اور تیسرے درجہ کی عمارت ایک مثمن ہی گنبدی آٹھ ستونوں پر اور اسکا برج سنگ مرمر کا اور
کلس سنہری ہی غرضکہ یہ عمارت عجائب روزگار سے ہی اب ہم اس مقام پر اسکا نقشہ کھینچتے ہیں۔

مہتاب باغ

حیات بخش باغ کی جانب غرب یہ باغ ہی کہ کسی زمانہ میں بہت لطیف و نفیس ہوگا مگر اب کچھ اچھا نہیں رہا
اس باغ کے بیچ میں ایک بہت بڑی نہر بہت خوشنمائی سے بہتی ہی اور اب حضور والا سراج الدین محمد بہادر شاہ
نے اس نہر کے پاس جانب غرب قطب صاحب کے جھرنہ کے طور پر جھرنہ بنایا ہی نیا سنگ سنج کا اور اس
سبب سے اس باغ کو اور رونق ہو گئی ہی اور اسی باغ میں ایک رگادہ قدم شریف کی ہی مگر کچھ عمدہ نہیں اسواسطے اسکا نقشہ نہیں کھینچا

چوبی مسجد

اس باغ سے آگے نکلکر دو مکان ہیں باورچی خانوں کے اور وہ دونوں مکان چھوٹا خاصہ اور بڑا خاصہ کر کے مشہور
ہیں انکے پاس ایک مسجد تھی چوبی محمد شاہ بادشاہ کے وقت کی بنی ہوئی مگر اب بالکل ٹوٹ گئی ہی اور مٹی کا ڈھیر
ہو گئی ہی مگر اسکے دروازہ پر یہ کتبہ باقی رہ گیا ہی

بنا کرد مسجد شہ دین پناہ — کہ شد بادش دولت سرمدی
فزود از پئے حرمت فرو رفت پاکی — چو شد فکر تاریخ را ابتدی
بسعدی کہ آنجا سجود نیاز — با نوار طاعت شود مہتدی
بگفتا سروش از سر بیخودی — زہے بیت شرف مسجد احمدی

حال قلعہ معلی از جانب ریتی

ریتی کیطرف سے دیکھنا اس قلعہ کا ایک کیفیت عجیب اور تماشاے غریب رکھتا ہی کہ ایک طرف موج زنی دریا سے جدا

اور بیچ میان آب اور روانی کشتیون کا اور لہراتا سبزہ کا اور دور دست تک نظر آتا صحرائے خوش ہو و شاداب کا اور دوسری طرف فصیلین اور برج طلائی اور کنگرہ ہائے قلعہ اور ان سب چیزون کا عکس پانی مین پڑتا اور سورج کرن سے برج طلائی کا چمکنا اور کثرت طلائی سے تماشائیون کی نظر کا خیرہ ہونا ایک طرفہ تماشا ہی خصوصا وقت شام پانی کے جاری ہونے کی صدا اور درختان زیر قلعہ پر کثرت گلون کے واقع ہونے سے ہین الوان طیور کا بسیرا لینا اور آپس مین چہچہے خروش اور لحن دلکش کا کرنا اور ہوائے ملایم کا چلنا ماندہ ہون کو از خود رفتگی کی تکلیف کرتا ہے

نور گڈھ نمبر ۱۲

اس قلعہ کے متصل جانب شمال سلیم گڈھ ہے اسلام شاہ کا بنایا ہوا ہے ۹۵۳ھ ہجری مین بنا تھا خاندان تیموریہ مین اسکو نور گڈھ کہتے ہین اب یہ نور گڈھ قلعہ سے ایسا ملحق ہو گیا ہے کہ حقیقت مین ایک جزو ہے قلعہ کا یہ عمارت دریا کے بیچ مین بنی ہوئی ہے اور اسلام شاہ کے وقت مین دریا اکثر اس عمارت مین جاتے تھے اور اصلی دروازہ اس گڈھ کا جانب جنوب بطرف گھاٹ نگمبود ہے عہد جہانگیر بادشاہ مین اسکی جانب شمال ایک پل بنا اور اسطرف بھی دروازہ بنایا گیا جبکہ شاہجہان نے یہ قلعہ بنایا وہ پل اس قلعہ مین ایسا ملگیا کہ گویا اس قلعہ ہی کے لیے بنایا تھا اور اسپر دونون طرف کتبہ لگا ہوا ہے چنانچہ اسکی ہم نقل کر دیتے ہین۔

کتبہ جانب شرق

شد بحکم شاہ نورالدین جہانگیر عظیم	سال و تاریخش مبارک آن صراط المستقیم

کتبہ جانب غرب

بحکم بادشاہ ہفت کشور	شہنشاہ بعدل و داد و تدبیر	جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر	کہ شمشیرش جہان را کرد تسخیر
جہانگیر پل گشت در دہلی مرتب	کہ وصفش را نشاید کرد تحریر	پی تاریخ اتمامش خرد گفت	پل شاہنشہ دہلی جہانگیر

اب ہم اس مقام پر ایک نقشہ ریتی کا لکھتے ہین کہ اسمین سلیم گڈھ اور پل سلیم گڈھ اور تمام مکانات جانب ریتی کے موجود ہین وہو ہذا

اشارہ

واضح ہو کہ ہمنے اس قلعہ کی پیمایش کا جا بجا ذکر کیا ہے وہ شاہجہانی گز سے بیان کیا ہے اسواسطے کہ کتب تواریخ مین اسکی پیمایش شاہجہانی گز سے لکھی ہے

ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ

نقشہ قلعہ
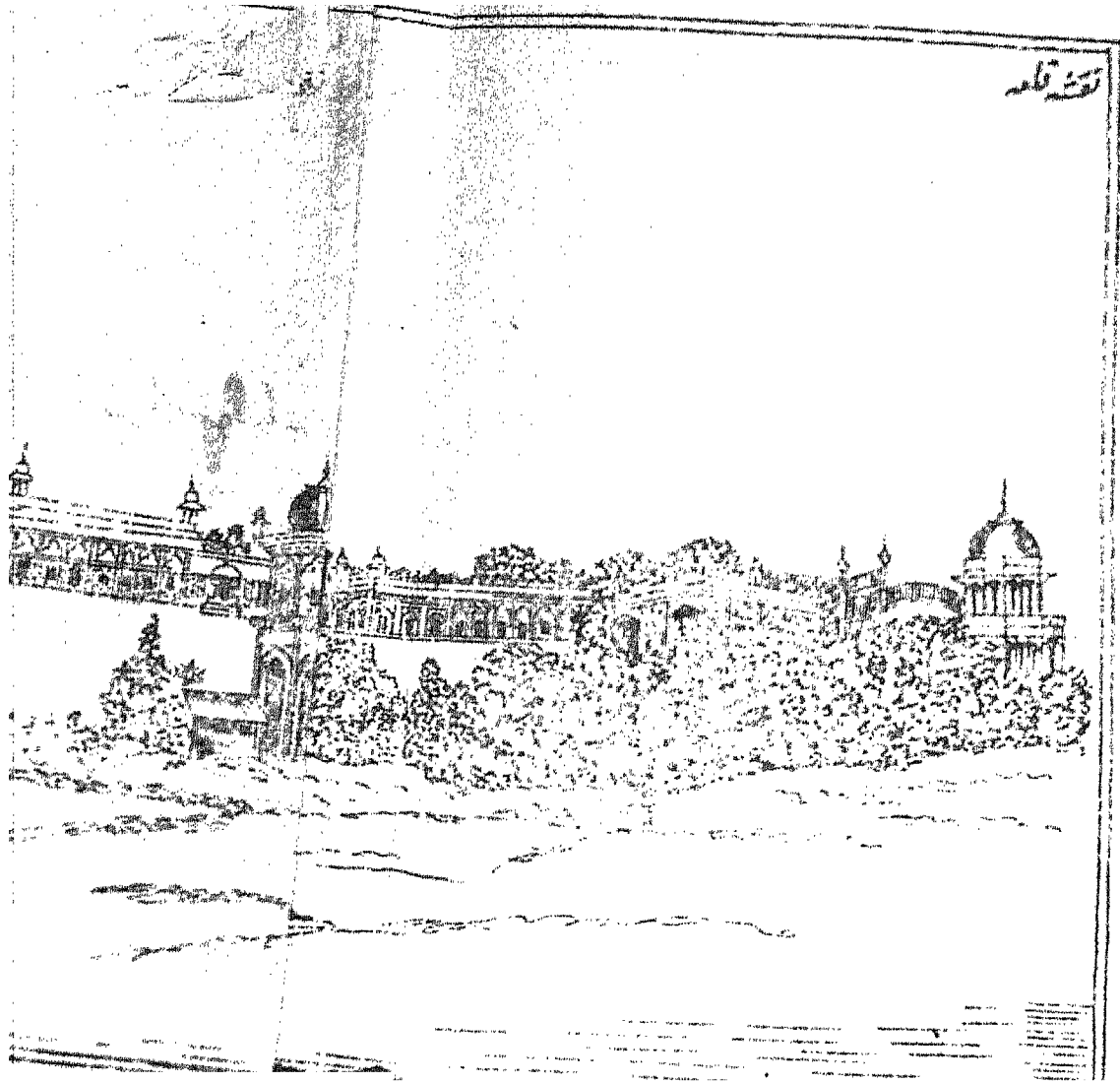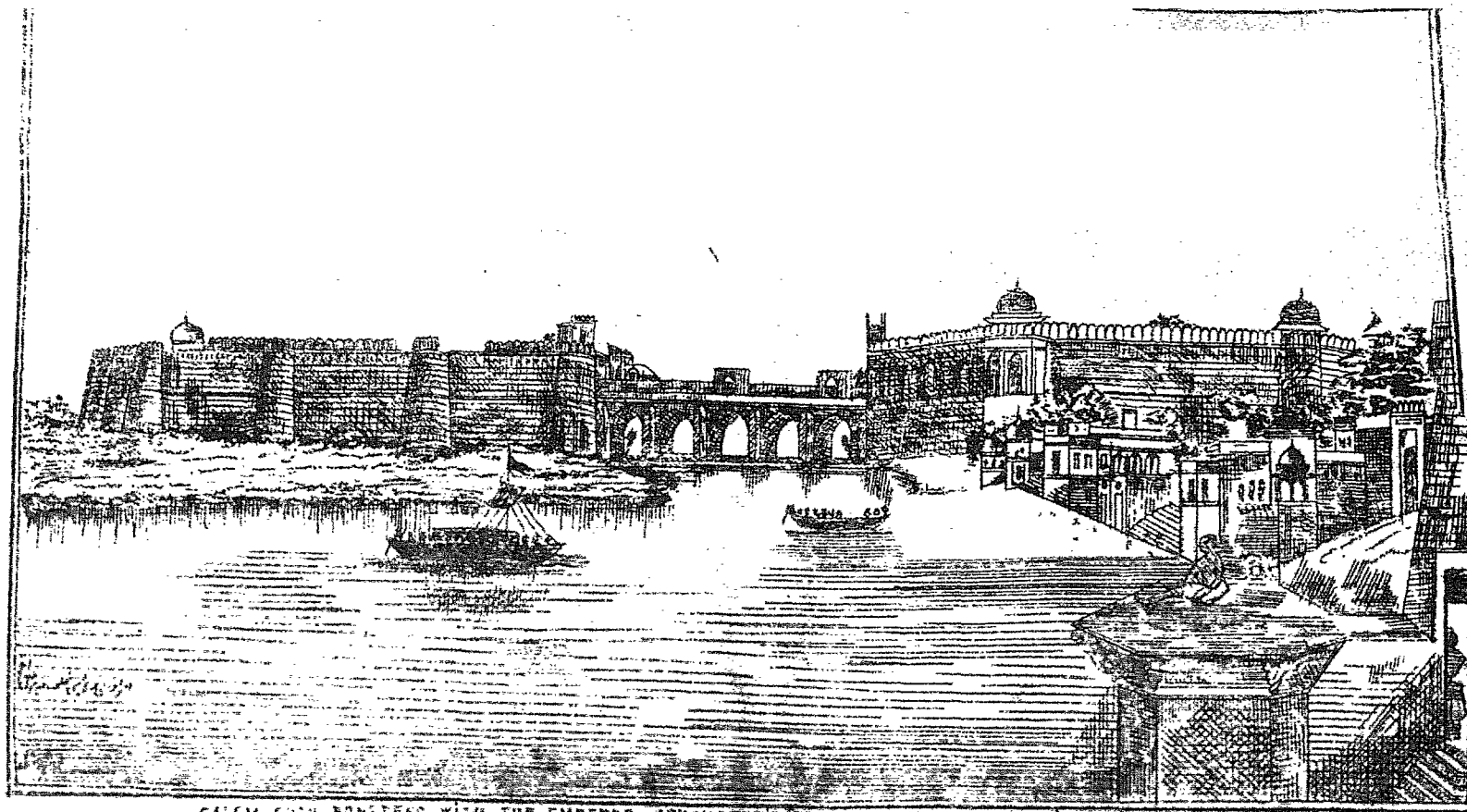
SALEM SOON FORTRESS WITH THE EMPEROR JEHANGEER'S BRIDGE CONNECTING IT WITH THE DELHI PALACE

لیہ قلعہ معلی اور یہ قصر اعلے کہ جسکا دستکان خلد برین پر فوق لیجاتا ہی ایسے شاہنشاہ عالم پناہ کے وجود
سے رونق پذیر ہی کہ نوشیروان کو اسکے دیوان عدالت مین رتبہ اونے چاکر کا اور سکندر کو اسکی بارگاہ مین
رتبہ نوکر کا ہی خزان اسکے عہد دولت مین برنگ بہار اور خار اسکے زمانہ سلطنت مین غیرت گلزار یہ بات
ہی کہ اگر اندیشہ ایسے ممدوح کی مدح و ثنا کی درپے ہو جسقدر مضمون عالی پیدا کرے اسکی شان کے آگے
سے خالی نہوگا اسواسطے اول ہی عجز پر اقرار کرنا اولی اور انسب ہی ولادت اس مرشد برحق او قبلہ
ن کی اٹھائیسوین شعبان المعظم ۱۱۸۹ ہجری روز سہ شنبہ قرب غروب آفتاب ہی تاکہ جہان کو معلوم ہو کہ
رہ خدا اور نور دیدہ عرفا کے ظہور کے بعد آفتاب بھی خجل ہوکر پردہ حجاب مین چھپ گیا اور ابو ظفر تاریخ
ن پائی ہی کہ دلیل ہی معاندین پر ظفر مندی اور فیروزی کی اور جلوس میمنت مانوس حضرت کا اٹھائیسوین
الثانی ۱۲۵۳ ہجری شب جمعہ کو واقع ہوا ہی اور یہ تاریخ جلوس ہی ۔ ازنشہ دولت بہادر شاہی چو
رمی طرب ایاغ دہلی ❊ بنشست بہ تخت دولت روز افزون ❊ نزہت بفزود ازو بہ باغ دہلی ❊ تاریخ
آن شہ والا قدر ❊ آمد بلب خرد چراغ دہلی ❊ اللہ تعالے اس زبدہ ملوک بزرگ اور نقاوہ سلاطین
کی ذات مقدس کو ابد الآباد تک سلامت رکھے اور عالم اونکے فیض عدالت سے شاداب و سیراب رہے
بالنبی و آلہ الامجاد ۔

تمام شد باب دوم